

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

۸۲

ویشکشا

قدیم سنسکرت کی علم طبقات اور فلسفہ کے مشہور دستخط کتاب
مصنفہ ہمشی کناڈ کا اردو ترجمہ

بابو پیار لیعل زمیندار بر وٹھانے تیار کرایا
مطبوعہ ودیا ساگر پریس علی گڑھ

قیمت فی جلد ۷۰۰
۱۹۷۰ء طبع اول

تمام حقوق محفوظ رہے ہیں

वैशेषिकशास्त्र

श्री महर्षि कनाड का ऊर्द्धतरजुमा
जिस को

वावू प्यारेलाल जमींदार वरोठाने हस्तकौ के
पर्यववाया

विद्या सागर प्रेस प्रलीगढ

मैदुपा सं १६००



॥ हार उं ॥

ویشیشک

سو ترنیت۔ اس شاستر میں دہرم کا بیان ہے۔ شرح۔ دنیا میں تمام دو قسم کے انسان اور ان کے دو ہی قسم کی خواہش میں ایک وہ جو دنیا میں بکری دینی عروج عیش و عشرت کو جانتے ہیں عروج کی حد تک تک ہے وہ ہمیشہ دنیا میں ہی رہتے۔ دوسرے وہ دنیا کے ترک تک کے عروج کی آرزو نہ کر کے۔ موکش اور دنیا سے نجات چاہنے۔ کہ اس کو پاکر یہ دنیا میں نہیں آتے برہمن لیکن سو ترنبر ۲۔ وہ دو لون امر ایک دہرم سے حاصل ہوتے چنانچہ اسی دہرم کا بیان شاستر میں ہے سو ترنبر ۳۔ وہ دہرم بہ ثبوت وید کے اس شاستر میں لکھا جاتا ہے جس سے رنگا رنگ جاتوں کی سو ترنبر ۴۔ سادہ دہرم۔ مہنی دہرم۔ سامان دہرم۔ ویشیش دہرم سے درو۔ گن کریم۔ سامان سموا۔ ویشیش سموا سے جو دینیوی اشیاء کا گیان (جانتا) لیکن ان سے موکش ملتی ہے۔ اس سو تر کے ہر لفظ کی شرح ابتدا میں اس موقع پر لکھی جاتی ہے کہ ان کے تمام اس شاستر میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔

- ۱۔ سادہ دہرم۔ جو اشیاء باہم کیساں ہوں جیسے سب غلام بڑے ہیں اور مین جتن کوئی نہیں۔
- ۲۔ مہنی دہرم۔ جو اشیاء باہم مختلف ہیں۔ جیسے غلام کو سب بڑے روپ اور شکل و تائیں سب کی مختلف ہے
- ۳۔ سامان دہرم۔ اشیاء کی اصلیت پوری معلوم ہونا۔
- ۴۔ ویشیش دہرم۔ اشیاء کی اصلیت پوری معلوم ہونا اس کا نام ت گیان اور اسی سے موکش ملتی ہے چنانچہ اس موقع پر پہلی ایک جو جتن کے ت گیان سے مطلب ہے جسے جانتے سے موکش ہوتی ہے دیگر

سوتیر نمبہ رووان (نظاہر) انت (بازوال) درووان (مالدار) (کارج -
(اسباب) کارن (اسبب) سامان ووشیش وان (دکم ویش ہونا) ہونا یہ سب درو
گرن اور کرموں کا البتیش (سامان لکشن سادہ علامت) ہیں۔

سوتیر نمبہ سجاتی پدارتھہ کا آرمہیک ہوتا۔ درو۔ اور گرن کا سادہ ہم ہے
یعنی۔ درو مند رہو سوتیر نمبہ۔ اور گرن مند رہو سوتیر نمبہ۔ کا عامہ طبعی یہ ہے کہ وہ۔ سجاتیہ
یعنی۔ اپنے درجہ کے مساوی اشیاء کا پیداکر لیتے۔ چنانچہ اس موقع کے متعلق اوسکی مثل یہ ہے

کہ جیسے خاک کے۔ ذرہ (جکنا نام۔ انو وہ۔ وو۔ لکر۔ یہ انو نام و صورت والے ہو جاتے اور پراکون
مین جو۔ سفید۔ زرد۔ نیلے وغیرہ موقع و نوع کے رنگ ہی رنگ ان اشیاء میں ہوتے جو ایسے بہت پراکون
کے اجتماع سے بنتے۔ اور یہ سب انو۔ و پراکون جو جڑہ روپ ہیں۔ اولے جڑہ روپ اشیاء ہی بنتے
یہ انو آرمہیک سجاتیہ یعنی اپنا سایہ پیداکرنا۔ اس طرح اوکا۔ سجاتیہ بہاگ ہے کہ جب جو سجدہ جاتا ہوتا
وہ اپنے ہی صورت والا رہتا۔ لیکن۔ بخلا۔ نو۔ درو۔ مند رہو سوتیر نمبہ کے۔ صفت۔ خاک
پانی۔ ساگ۔ مین درو باوجود یعنی رنگ و صورت والے مین چنانچہ اس سجاتیہ اشیاء کا پیداکرنا اور پیداکرنا
انہیں تین درو کا دہرم ہے باقی۔ ہوا۔ خلا۔ وقت۔ اطراف۔ دل۔ آتما چہ درو بے وجود مین ہوتا
ان چوں مین سے سجاتیہ پدارتھہ کوئی اولناو۔ مرانید اسوتانا طحہ ہوتا ہے۔

سوتیر نمبہ کئی درو ملکر دو کے درو کے اور کئی گن ملکر دو سکر گنون کے
ارمہیک ہوتے ہیں۔ شج۔ جیسے خاک ایک درو ہے اور شاگ سے بہت قسم کے شاکی
برتن بنتے ہیں۔ برتن بنانے مین اور درو ہی شامل ہوتی یعنی ایک ایک اوس مین پانی ضرور ملتا جس سے
مٹی کا خیر ہوتا اور پانی کے سوا نہ برتن بنائیکے اوزار کی مدد شامل ہوتی جیسے۔ چاک۔ ڈنک۔ وغیرہ
کے ذریعہ سے برتن بننا۔ گویا۔ اپادوان کارن یعنی مادہ تو مٹی اور منٹ کارن (ذریعہ) پانی و اوزار مین
انکے اشتراک سے برتن بنتا ہے۔ اس طرح کئی گن کی اشتراک سے دو کے قسم لگن۔ نامان ہوتا
جیسے۔ میلانگ اور زورنگ گن روپ جدا گانہ مین گر نیلے و نیلے دولون رنگ کے ٹائیے ایک

جدی قسم کا۔ بزرگ نمایاں ہوتا ہے۔ پس جب تک ایک دروین اور دوا اور ایک گن میں اور گن میں لے آئے تک اور سکام ملانے ہے اور جب دروین اور دوا اور گن میں اور گن ملنے سے دوسری قسم کا دوا دوسری قسم کا گن نمایاں ہو گیا تب سکا و شیش نام یعنی ایک علیہ نام و سوم و نام ہے جیسے سلمان نام نکات و شیش نام۔ گہرا غہ اور سامان نام۔ نیلا یا پیلا اور دہ نو کے لٹوے ایک علیحدہ نام والا بزرگ کہا جاتا ہے۔

سو تر نمب ۱۱ کرم سے کرم سادہ نہیں ہوتا۔ شج۔ جیسے جب نیشات مہر سو تر نمب دروے اور درہ۔ گن سے نئی صورت اور رنگ کے سادہ (ظاہر ہونے سے) تیسے فعل سے دوسرا قسم کا فعل بنیٹا ہوتا۔ لادینا یا علیہ کر دینے کا بیان ہوا ہے اور سکا نام فعل ہے۔ پس ابتدائی فعل ہو گیا کو لایا۔ خواہ علیحدہ کیا۔ اوٹس ہوئے یا علیحدہ ہوئے کو وہی ابتدائی فعل پہلے ہوئے کو علیحدہ اور علیحدہ ہونے کو لایا نہیں سکتا۔

سو تر نمب ۱۲ کارن خواہ کلج۔ درو کو ناس پھینکے تے من۔ شج۔ جیسے شئی کارن (ماوہ) اور او سکا کلج (اسباب) گہرا غہ ہے تو جب تک وہ برتن گسی اور ضرب غہ لایا یہوٹ نہ ہو جاوے تب تک کارن روپ مٹی کے پرالوہ جسے برتن بنا۔ اوں برتن کو نیست نالوہ نہیں کر سکتے کہ پرالوہ خود بخود علیحدہ ہو جاوے اور گہرا کی شکل غیر نمایاں ہو جاوے نہ کلج روپ گہرا اپنے کارن روپ مٹی کے پرالوہ پہ شدہ کو علیحدہ کر سکتا ہے یعنی طرف پہنڈہ کو چھانہ نہیں کر سکتا۔

سو تر نمب ۱۳ گن دو طرح سے ناس مے تے من۔ شج۔ جیسے اکاس گن شمشیدہ آواز ہے اور اس کو پیشا رلفظ نکھتے تو گویا ابتدائی آواز قدسی کا دن اور البعد کے سب لفظ اور فظوں کے جدا گانہ اقسام کی آوازیں سب لی واصلی آواز نام کے کلج ہیں مگر گن سے جو گن بنا۔ یعنی بار گہری میں جو شور۔ ہنس و چیخ کے نام سے۔ باون قسم کی آواز قائم ہوئیں جسے اور لفظ لکھی آواز جدا گانہ قسم کی نکلتی۔ تو ابجدی یہ سب الفاظ اوں۔ البعد ہی کارن روپ سو تر نمب جو کارن روپ کے کلج میں یہ ابجدی کارن و کلج دو لفظ ایک ہی شے نالوہ سو جاتے۔ یعنی

جب کسی لفظ کے بعد دوسرا لفظ بولنا تو پہلے لفظ کی آواز دوسرے لفظ کے کہنے سے نالود ہوئی
 گویا کالج سے کالج نالود ہوا اور جب بولتے بولتے جڑ پکے گئے تو اون کا رن کالج روپ آواز میں
 کوئی آواز نہ رہے سب کا عدم ہو گئیں۔ مگر واضح رہے کہ اصلی کارن رو شید اکا س کا گن کی وقت
 معدوم نہیں ہوتا ہمیشہ ہر دم بار تھا۔ دل کو کیسور کے سنو۔ زمین سے آسمان تک جو قدرتی ظوا اور
 جسم کے اندر داخل غن جو ظوا۔ اون دونوں اکا س لے اور داخل غوالے ظوا میں ضرور قدرتی اصلی آواز
 سنائی دیگی۔

سو تر نمبر ۱۲۔ کرم اپنے کالج ہی سے ناس ہو جانا ہے۔ یعنی جس کام کے واسطے فعل
 کیا اور کرم کے ظہور ہو جانے پر وہ فعل نیست نالود ہو جاتا۔ مثلاً گھر کو چلے یہ فعل ہوا اور جب گھر پہنچا
 چلنا معدوم ہو گیا۔

سو تر نمبر ۱۵۔ کرایا۔ اور گن لاہو۔ اور سماء کارن ہو۔ یہ دو کالکشن ہے۔
 شے اس کو کہتے ہیں فعل و تاثیر۔ اور داعی و صل ہو۔ مگر بعض شے میں فعل و تاثیر دونوں ہوتی یعنی
 میں ایک ہوتی۔ جیسے بھلا۔ لودر چند رہ سو تر نمبر ۱۶۔ خاک۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ دل۔
 پانچ شے میں۔ کرایا۔ گن۔ سماء کارن سب امور ہیں۔ باقی۔ ظوا۔ وقت اطراف۔ آسمان صرف
 گن ہے کرایا نہیں اور ان چاروں میں کرایا و گن دو لوازم نہ ہونے سماء کارن کہنا بن نہیں سکتا۔
 سماء کارن اس کو کہتے ہیں دو لوازم کے شرکت کہی علیحدہ نہ ہو۔

سو تر نمبر ۱۷۔ درو میں موجود ہو۔ ۲۔ گن میں گن ہو یعنی خود بلا کسی گن کے ہو
 ۳۔ شمولی علیحدگی کا سبب ہے ۴۔ خود او میں شمولی علیحدگی کی ضرورت نہ ہو
 یہ چار گن کے لکشن ہیں۔ شرح ۱۔ شے میں تاثیر ذاتی موجود ہو۔ مگر ظاہر گن کا پورا
 علم شکل سے ہوتا کیونکہ درو ہی درو کے سہا رہتا جیسے پانی خاک میں ۲۔ پورا تفاوت معلوم ہو چکے
 لئے دوسرا نشان یہ ہے کہ خود او میں کوئی اور گن ہو کیونکہ درو بلا گن کے نہ ہوتا ۳۔ چونکہ درو
 میں کرم ہی ہوتا اور کرم ہی دونوں گن ہوتا اس لئے بیشتر اوچھا نشان ہے کہ۔ لاپٹ علیحدگی میں باعث

کارن نہ ہو کیونکہ طاب علیہ کی من فصل باعث ہوتا گویا بمقابلہ فصل کے تباہی میں کچھ علامت مزید ہے
سو تر نمبر ۱۸۔ ایک ہی درو جس کا اُد مار ہو۔ ۲۔ جسمین کوئی گن نہ ہو۔ ۳۔ طاب
و علیحدگی کا کارن باعث ہو۔ کچھ تین نشان گرم کے ہیں۔ چونکہ درو اور
گرم قریب قریب ہیں مگر اس قدر تفاوت ہے کہ جیسے سخت درو۔ اور چوک و غیرہ گن۔ متعلق متعدد
درو کے ہوتے ویسا گرم نہیں ہوتا اور شامل کرنے و علیحدہ کر نہیں گن باعث نہیں ہوتا مگر گرم باعث ہوتا
سو تر نمبر ۱۹۔ درو۔ اور درو کے گن۔ کہ مونا کا سامان کارن ہے۔ چونکہ
جس شمولی درو میں۔ ۱۔ دوسری درو۔ ۲۔ گن۔ ۳۔ گرم۔ تینوں موجود ہوتے ایسے کو سموار کارن
درو کہا جاتا اور بدینہ و بدینہ تینوں ظاہر ہوتے۔ بدینہ چونکہ ان درو۔ سامان کارن۔ اور سامان گرم
سو تر نمبر ۱۹۔ اسی طرح گن ہے۔ جسمین شل درو کے کالج روپ۔ درو۔ گن۔ گرم
تینوں کے کارن گن سامان کارن میں البتہ کچھ تفاوت ہے کہ درو تو دائمی واسطہ سے تینوں کا کارن
ہے مگر گن دائمی واسطہ سے کارن نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب کبھی گنی درو شامل ہوتے تب ہر درو مشمولہ
کے گن شامل ہونے سے جو درو پیدا ہوتا اس کا کالج ہوتا ہے۔ چنانچہ جیسے اک کے شامل ہونے سے
پارا۔ سونا وغیرہ و قانون کے پگھلنے پھینے۔ پھیلنے وغیرہ گرم کا اسموار کارن (اتفاقہ) ہے جسے تقدیری
گن سے آسمان کے ساتھ پہلانی بُرائی کا سنجوگ اسموار کارن اتفاقہ ہو جاتا۔ ہمیشہ کا نہیں کسی موقع
پر ایک ہی گن۔ درو۔ گن۔ گرم۔ تینوں کو۔ کسی موقع پر۔ درو۔ اور گن دو ہی کو پیدا کرتا
نمیت ۲۰۔ سنجوگ اور یہاں اوپر گن کا گرم سامان کارن ہے۔ جیسے گان سے
شیر خانے کا فصل۔ کمان سے تیر کے علیحدہ کر نیک کا باعث۔ اور تیر میں فعل یعنی چلنے کا باعث اور جس
مقام پر وہ تیر جا کر پڑا لگتا۔ گرا۔ وہاں چلنے کا باعث ہوتا کہ تیر اور موقع ملتے۔
سو تر نمبر ۲۱ و ۲۲۔ درو یوں کا کارن گرم کہیں ہوتا۔ مگر ایسا و سے۔
معنی۔ جس فعل کے ابتداء سے جب پیدا ہو جاتی ہے ابتدائی فعل نالود ہو جاتا اور درو لہجہ سنجوگ
کے پیدا ہوتا بدینہ و بدینہ فعل کی نسبت باقی نہ رہنے سے فعل۔ درو کا باعث نہیں ہوتا۔

سوتر نمبر ۲۳ کا ریہہ درو۔ کارن درو یون کا سامانہ کارن سے۔

جیسے کارن روپ بہت سے سوتے ایک کپڑا کاج بہ روپ بنتا۔ اور اسلئے وہ کپڑا اپنے کاج

بہرہ ہاؤس میں سب سوتوں کارن روپ میں یکساں کاریہ روپے

سوتر نمبر ۲۴ گنوں کے برو ۹۵ بہرم ہونیسے کہ مونکا کارج کیلئے کرم نہیں ہوتا

جیسے کارن روپ غلام دادہ سے کاریہ روپ محسوسات۔ اور ست۔ برج۔ تم کارن روپ گن

سے اون محسوسات میں اونکا نام طبعی۔ کاریہ روپ پیدا ہوتا۔ تیسے فعل سے فعل پیدا نہیں ہوتا

کہ ایک فعل اسب درو کوئی فعل اسکا اسباب ہو۔ اسطرح گن اور کرم کا فہرہ مختلف ہے۔

سوتر نمبر ۲۵ دو وغیرہ منکھیا۔ پر تہکت۔ سنجوگے بہاک بھی ایک درو یون کے کارج

میں۔ دیا دوسے زیادہ تعداد۔ کا ملنا علیحدہ ہوتا متعدد اشیاء سے پیدا ہوتے ہیں۔

سوتر نمبر ۲۶ ایک میں سمبندہ ہونیسے کرم سامانیہ کارن کھین ہوتا۔ متعدد میں

فعل کا تعلق نہیں ہوتا۔ بیہوجہ فعل۔ یکساں یا ایک۔ متعدد کا باعث نہیں ہوتا۔ ایک ہی میں ہوتا

کیونکہ ہر درو میں تبدیلی فعل ہوتا ہے۔

سوتر نمبر ۲۷ سنجوگون کا کاریہہ درو سے جیسے کارن روپ متعدد سوت کے درو

شال ہونیسے اونکا کاریہہ ایک درو۔ کپڑا نام کا۔ نمایاں ہوتا۔ لیکن اس وغیرہ درو جنکا لسن نہیں ہوتا

اونہیں جو دو سے جنوں وغیرہ جنس درو یون کی جو شکست ہے اونکو چھوڑ کر درو یون کی شکست

کاریہہ پیدا کر نیوالی ہوتی ہیں۔

سوتر نمبر ۲۸ درو یون کا کاریہہ روپے متعدد درو یون کے روپ گن کارلون سے

کاریہہ دب میں ایک پڑے سے پڑا پڑا تو۔ کاریہہ روپ ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے۔ ۱۔ ذائقہ۔ ۲۔ بو۔

۳۔ لسن۔ ۴۔ محبت۔ ۵۔ شے ہونا۔ ۶۔ ایک ہونا۔ ۷۔ ایکون کی علیحدگی۔ ۸۔ ذرہ۔ ۹۔ چلنا۔ ۱۰۔

مقیم رہنا۔ ۱۱۔ بہاری ہونا وغیرہ بھی متعدد کارن گنوں سے درو میں ایک کاریہہ گن روپے ہوتی ہیں

سوتر نمبر ۲۹ سنجوگون کا کاریہہ ات چھپن ہے۔ جیسے کوئی شخص

بہاؤی پڑے اٹھائیکہ ارادہ کرنا اگر بیماری ہوئی ہے وہ اپنے من اس کے اوٹھانے کی قوت نہ سمجھ کر جس قدر اٹھالی تھی زیادہ نہ اٹھا کر پھینک دینا۔ چھوڑ دینا اس طرح پہلی مرتبہ اٹھانے اور اخیر مرتبہ کے پہنک دینے یعنی دولون کارن راجون سے اخیر کے پہنک دینے کا کرم کا یہ ہوتا اس کو ات چمیدین کہتے ہیں اسی طرح اب چمیدین غرہ کو سمجھنا چاہئے۔

سو تر نمبہ ۳۰ سخوک بہاگ غرہ کر مونکے کا یہ مین۔ ملنا۔ علیحدہ ہونا جلد ملنا۔ چکنا وغیرہ درمیانی تفاوت کو انخال کے اسباب سمجھنا چاہئے

سو تر نمبہ ۳۱ سامینہ کارن برن کر نیلے پر کرن مین درو اور کر مونکا کارن خفین ہوتا۔ جہاں سامینہ کارن کا بیان ہوا ایسے موقع پر مٹ روڑ۔ اور کرم مین کرم کے کارن جو نیلے کا تسخ کیا گیا ہر موقع پر تسخ نہیں ہے بلکہ مٹ روڑ۔ اور کرم مٹ کر کے کارن ہو نیلے کا تسخ ہے اور رہتہ فصل رہتہ مین رہتا۔ اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ کلا یہ و کارن کی نسبت کہی جاوے گردو لون کا لاپ ہی کہہ کارن ہے۔

پہلے ادبیاؤ کا دوسرا حصہ شروع ہوا

سو تر نمبہ ۳۲ کارن کے بہاؤ سے کا یہ بہاؤ ہو جاتا ہے۔ تمہید پہلے حصہ مین کارن اور کا یہ کو غلط بیان کیا اب اس دوسرے حصہ مین مفصل لکھتے ہیں کہ باہم کارن و کا یہ کے کیا نسبت ہے۔ سو واضح ہو کہ۔ کارن (سبب) تین قسم کے ہوتے ایک مادہ غما مرانل دوسرا مادہ اشیاء وینوی تیسرا منت کارن یعنی شے بنائے اور اریس ان تینوں قسم مین سے جس قسم والا کارن موجود نہ ہو گا تو کا یہ کا غما ہو نہ ہو گا۔ تمثیل۔ ظاہر ہے کہ بدون شیخ کے درخت پیدا نہیں ہو سکتا اگر ایک تمثیل یہ ہے کہ بیج موجود ہو اور قدرتی بانی وشی موجود نہ ہوں تو بیج کیسے بویا جاوے گا اور کس سے آبپاشی ہوگی اول کے نہ ہوئی ہے درخت پیدا نہیں ہو سکتا اندر ضرورت ہو سکتا اشیاء کے غما کے لئے قدرتی کارن کی موجودگی لازمی ہے۔ دوسرے تمثیل ہے قدرتی مادہ غما ہی بھی موجود ہے مگر بیج موجود نہیں تو بھی درخت پیدا نہیں ہو سکتا۔ تیسری تمثیل۔ قدرتی

ادہ موجود گر شے بنائیکے انکار موجود نہیں تو بھی شے نہیں بن سکتے جیسے برتن بنائیکے شے بنانی موجود یا
 کپڑے بنے سو سو موجود گر برتن بنائیکے اوزار نہ کر اور کپڑا بنائیکے غیم وغیرہ اوزار موجود نہ ہوں تو بھی برتن
 یا کپڑا نہیں بن سکتا پس میں تمہید کا نتیجہ یہ کہ اگر ملک بنائیکے لیے جگت کے استیاء کے ادہ جو
 بلیغ غفر جگت کے ظہور سے پہلے موجود نہ ہونے کو جگت کی رجا نہیں ہو سکتی یہی کون کو نیست سے نیست
 نہیں ہو سکتا اسلئے مانا جائے کہ زلی یا چون غلام کے اوزار کائنات کی پیدائش سے پہلے موجود
 سو ترنب کا یہ کہ اس کا یہ کار کا اچھا نہیں ہو سکتا سو ترنب سے
 ثابت ہوا کہ بدون کارن کے کار یہ نہیں ہو سکتا اس دور سے سو ترنب کہتے ہیں کہ کار یہ کے حدودی
 میں کارن معدوم نہیں ہو سکتا جیسے شے سے گہرا اور سو سے کپڑا بنا کر کیوقت ہوت جانے سے
 برتن کی ہنیت معدوم ہو جاوے گر برتن کا ادہ جو شے وہ شے معدوم ہوگی کہ شے کے ریزہ تک
 ضرور موجود رہینگے اور کپڑا یہ سب جڑے مگر اس کا ادہ سو سے کپڑا بنائیکے ضرور ہو جائیگی اس تحریر کا
 نتیجہ یہ کہ اصل کارن آتما اور تام دنیا اس کا کچھ ہے سو دنیا اور دنیا کے کسی کے معدوم ہو جانے سے
 آتما معدوم نہیں ہوتا پس جسم اور جسمی سکھ دکھ کو جو یہ اسمانی لوگ آتما شے یہ جو نیا گیان ہے۔
 کہ جسم اور جسمی سکھ دکھ آتما نہیں ہیں بلکہ جسم غلام سے ہے اور جسم کے محسوسات کا خاتمہ طبیعت
 میں ہے۔ تم پر کرتی کے گھٹن سے ہے آتما وہ ہے جسکی قوت سے جسم و محسوسات قیام پذیر اور آتما کی
 روح شے میں حسب محسوسات اور ذل وغیرہ اپنا اپنا کام کرتے ہیں اور سکھ دکھ کا کارن رغبت نفرت ہے
 کہ جس شے کو اپنا مانا او سمین رغبت ہوئیے سکھ لانا اور جس شے کو برا مانا او سمین نفرت ہوئیے سکھ مانا
 جاتا اسلئے جانتے ہوئے سکھ ایسی صلیت میں سکھ دکھ کوئی شے نہیں پس اس جو شے گیان مانے چاہتے
 کو دور کر کے نیا گیان آتما کا حاصل کرنا چاہئے جس سے جو شے مانے ہوئے تھا لکھ اور او میں مشغول
 اور مشغولیت سے پیدا ہوا۔ رنج و فکر سب کا معدوم ہونا اور یہ جسم یہ اپنا۔ اس کا نام وکشی دینا
 نجات ہوتا ہے۔

سو ترنب سلمان و متیش و لونیدہ کی ایک شے سے سدا ہوتا ہے

یعنی۔ کمی اور بیشی دو لغت بذریعہ عقل کے ثابت ہوتی ہے۔ واضح ہو کہ اس سوتر کے الفاظ تہیدی
ہیں کہوں گا پہلے ادھیاء کے پہلے حصہ کے چوتھے سوتر میں بہہ پدارتہ متعلقہ تر است ابتدائی قائم کئے تھے زائجل
دور گن۔ کرم۔ تین کی شرح کو اوسے پہلے حصہ میں بیان ہوئی۔ اب اس حصہ دوم کے اس سوتر سے
سامان و شیش و ویدارتھون کی شرح کیجاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جس الوبرت بدہ سے یعنی بذریعہ عقل کے
زیادہ و شیون یا بہت اشیاء کن کا ایک یا کسان ہونا ظاہر ہوتا ہوا ہو اسکا نام سامانہ۔ اور۔ جس بیابرت بدہ
سے یعنی بذریعہ عقل کے ایک میں بہت ہونا ظاہر ہوتا ہوا ہو اسکا نام و شیش ہے یہ مختصر نکات کہی یہ فصل شرح
اسکی یہ ہے کہ پہلا سامانہ بہاؤ دو طرح کا ہوتا ایک پر یعنی باہر دوسرا۔ ابر۔ یعنی (اندہ) یعنی جو
اہر سامان کی ایک شیا زیادہ دلیس میں جاتا اوسکو (ابر) کہتے اور جو زیادہ دلیس کی ایک شیا ہوتی دلیس
میں ظاہر ہوتی اوسکو (ابر) کہتے ہیں۔ جیسا سٹیابہاؤ کہ سب انیون کی ایک شیا اکٹ لیں میں ہو
(ابر) (سامان)۔ اور گن و ان وغیرہ جات سامانہ سٹیائی کی ایک شیا ہوتی دلیس میں ہونے سے اہر سامانہ
ہے۔ جیسے زیادہ دلیس میں برغان ہونے یعنی ایک قسم کی خاص صورت بنجانے سے۔ گہرا۔ سرور۔ ہولوا
وغیرہ کی ایک شیا ہونے دلیس کی ہونے سے (ابر سامانہ) ہے اور وہ گہرا وغیرہ جو خاک سے بنے وہ جات شیش
کے پدارتہ (ابر سامانہ) ہیں لیکن یہ کمی بیشی صرف عقل سلیم سے اور آگ ہوگی۔

سوتر تیرہم۔ الوبرت ماتر کے طبیعت ہونے سے بہاؤ سامانہ ہی ہے۔ واضح ہو کہ ہولوا
دلیس میں بہہ یا جاکانہ معلوم ہونیکا باعث بہاؤ نہیں ہوتا جس سے اوس میں زیادتی جاورے بلکہ بہاؤ
ہونے ماتر کا گیان ہر موقع پر ایک طرح کا ہوتا اس سے ظاہر کہ بہاؤ سٹیائی سامانہ سے اہر سامانہ نہیں۔
سوتر تیسرے۔ دروین۔ گن۔ پن۔ کرم۔ پن۔ سامان و شیش و لون قسم کے
ہوتے ہیں۔ شیش۔ پہلا دروین میں۔ کہ یا۔ گن۔ ہولوا۔ کان تینوں ہوتے کہ یہ نکات
دوہ کی پہلے لکھائے ہیں بدیو جہر بہتی وغیرہ اشیاء میں تہوڑے دہرم کے ظاہر ہونے سے سامانہ ہے اور
بر تہوی پن۔ جل پن دیرہ میں و شیش رو ہے۔ جیسے شے سے بنے ہوئے برتنوں میں و شیش و
رو سے مثل گہرا۔ ہولوا وغیرہ کے ہوتا۔ دوسرا گن پن۔ لگن ماتر کے بہاؤ سے بہت گون سا سامانہ

دوم سے لپیٹو ظاہر ہوئیے سامانہ اور خوبصورتی وغیرہ کا ہونا زیادہ گن والا ہونے سے وہی گن کو شیش
روپے تیرہ کرم پن کہ جیسا کرم کاروپ پہلے بیان ہوا اور مطابق کرم ہوا سے ات چہن وغیرہ سب گن
مین بد پر سواویت لپیٹ ہونے سے سامانہ اور ات چہن - اب چہن وغیرہ ویشون مین شیش
سوتر نمب انت مین رخصت والے ویشون سے چہن مین سامان ویشون کہا جاتا
ہر شے مین جو - درو گن - کرم - تین مراتب ہوتے را بخور دو مین اوسا انا و شیشا کی بیشی کچھ نہیں ہوتی
سو وہ دروغا مین کہ غلام کے - انو گہٹ وغیرہ بنے سے پہلے اور گہٹ وغیرہ بنے ہوئے - اور گہٹ کے
معدوم ہو جانے پر یعنی ہر نہ حالت ابتداء مین درمیانی - اخیر مین یکساں رہتے باقی رہے دو گن و کرم
اونین کی بیشی ہوتی رہتی ہے کہ گہٹ وغیرہ کے بنے سے پہلے اور گہٹ وغیرہ کے معدوم ہو جانے سے
درو غلام کا گن و کرم ظاہر نہیں ہوتا صفت گہٹ کے موجودگی مین ظاہر ہوتا وہی کمی و بیشی سے کہ اگر گہٹ
وغیرہ کم درجہ کا بنا تو اس سے گن کرم - اور زیادہ درجہ کا بنا تو اس سے گن و کرم زیادہ ظاہر ہونگے -
سوتر نمب درو گن - کرم - تینوں مین جس کے کچھ بڑا وہ (ظاہر) ہوتا کہ
درو (ہے) گن (ہے) کرم (ہے) - اور سکانام ستیا (قوت) ہے اور معدوم مین ستیا نہیں ہوتی
اسلئے معدوم کو نہیں کہینگے کہ (ہے)

سوتر نمب اور وہ ستیا - اول تینوں - درو گن - کرموں کے علیحدہ شے ہے
وجہ آگے کہتے ہیں -

سوتر نمب گن اور کرموں مین نہ ہونیے - نہ گن ہی - نہ کرم ہے - شیش
جیسا پہلے کہ آئے کہ گن مین گن اور کرم مین کرم نہیں ہوتا البتہ گن و کرم مین ستیا ہوتی اسلئے حد تک چھوڑ
سوتر نمب سامان ویشون کہ نہ ہونیے ہی - جیسا - درو گن - کرم مین سامانہ
ویشیشا ہوتی کہ کوئی درو کم کوئی زیادہ - کوئی گن کم کوئی زیادہ کوئی کرم کوئی زیادہ ہوتا سوا
سوا مین ہوتے ستیا ستیا سب مین بد پر سوا مین رہتی کہ مین کم کسی مین زیادہ نہیں ہوتی
اسوجہ سے ہی ستیا علیحدہ شے ہے -

سوتربن ۱۱ نیچر ہے۔ ایک ووالا ہونیسے درو کا ہا و علیہ کہا گیا ہے
 یعنی شے بشیاریں ایک شے نہیں بدینودہ شے کا ایک علیحدہ ہا و قائم کیا گیا ہے۔ کہ سیرا کی طرح ہا و ہی
 ایک علیحدہ ہا و رہتا ہے کہ کل بشیاریں ہا و کا اس سے تعلق ہے اور وہ بے زوال ہے بازو ال نہیں وچر سیک
 سب میں یکساں حالت یعنی شے ہونیک علامت سے ہمیشہ رہتا اور در و بازو ال و سیرا زوال و او
 سم کا ہوتا۔ بخلاف اسکے درو کے نابود ہو جا لگے یہی۔ او کے نابود ہو جانے تک ہا و عقل میں رہتا ہے
سوتربن ۱۲ سامان و شیش کے نہ ہونے سے یہی۔ یعنی درو کا ہا و ماتر کم یا زیادہ
 نہیں ہوتا۔ بلکہ درو جیسے کم یا زیادہ درو کو درو اسی درو کے ہا و سے معلوم ہوتا اسوجہ سے یہی ہا و
 ایک علیحدہ شے ہے۔

سوتربن ۱۳ اسی طرح گونین ہونیسے گن بن کہا گیا۔ جو کیفیت ہا و کی
 لیش صدر و میں ہی کیفیت ہا و کی گونین ہے کہ گن کے موجودگی سے گن کے نابود ہو جانے تک
 گن کا ہا و گن کی موجودگی میں ظاہر اور گن کے نابود ہو جانے پر اس کے نابودگی کا ہا و عقل میں رہتا وجہ
 یہ کہ گن میں صرف گن بن ہوتا ہونیسے ہا و کا ہے۔ گن میں درو۔ گن۔ کرم نہیں جاتے ہیں۔
سوتربن ۱۴ سامان و شیش کے ہا و سوبی گنت جات۔ درو۔ گن۔ کرم
 تینوں سے علیحدہ ہے۔ یعنی گن کی جات میں کرم و شیش کا ہا و یکساں رہتا اسوجہ سے یہی
 درو۔ گن۔ کرم تینوں سے ہا و علیحدہ شے ہے۔

سوتربن ۱۵ اسی طرح کرم کا جاتی ہا و۔ درو۔ گن۔ کرم تینوں سے علیحدہ
سوتربن ۱۶ سامان و شیش نہ ہونے سے یہی کرم کا ہا و علیحدہ ہے
سوتربن ۱۷ (ہے) پھگیان بخجیب شج سیرا شد بد سوتربن ۱۸ کے ہا و کا
 دو سے او سیا کا پھلا حصہ شروع ہوا

سوتربن ۱۹ پتھوی میں اسپریش۔ اروپ۔ اس۔ گن۔ چار گن میں
 لٹس۔ سورٹ۔ ذائقہ۔ و صف میں زانچر ہا و اس طرح کا۔ سخت و نرم و سبھی صورت و رنگ

نیلا - سیاہ - سفید - سیاہ - سبز - مسخ وغیرہ چند قسم کا - تیسرا ذائقہ بھی - کڑوا - پھینکا - کھٹا - نمکین -
 شیرین - پھینکا - کھٹا - وغیرہ چند قسم کا - چوتھی - بو - دو قسم کی خوشبو یا بدبو - کڑوا - مسخ ہو کر ناک کا اصلی
 گن انہی ذاتی صفت تو ہے وقت ابتدائی پیدائش دنیا کے جب ایک غریب ہر ایک منہ مخلوط کیا گیا
 تب جس غریب جو جو اور غریبے اون نے ہوئے غریبوں کے گن بھی ہر غریب میں نمودار ہوئے چنانچہ پرتھوی میں
 اور کاذاتی گن - بو و شیش روپ زیادہ اور پانی کا ذائقہ - آگ کا صورت - ہوا کا لمس پرتھوی میں سامانیہ
 روپ یعنی کم موجود ہیں جیسا کہ مشاہدہ میں اقسام کا ذائقہ - لمس - رنگ - ذائقہ - بو - جدا گانہ اقسام کے
 ظاہر ہوتے اور خاک کی غرضوں سے پتھر - لکڑی - جواہرات میں جو لمس اور رنگ معلوم ہوتا ہے - ذائقہ و بو معلوم نہیں کی
 وہ - ذائقہ و بو - پتھر و زہر میں پتھر اور لکڑی جگر میں نہایت سوکھتہ روپے فرو و موجود ہے چنانچہ پتھر وغیرہ کے علاوہ
 خواہ توڑ کر پیسنے سے اون کے ذوق کو زبان پر رکھنے سے ذائقہ اور ناک سے سونگھنے سے بو کا ہونا ظاہر ہوتا ہے
سوترا نمبر ۳۱ پانی میں اونی طرح ہلکے صورت اور ذائقہ تین صفت ہیں
 اوہیں سے لمس گن ہوا کا - رنگ صورت آگ گن سامانیہ روپ یعنی کم موجود ہے - شیش روپ اصلی
 گن پانی کا ذائقہ شیشا و شند اور اصلی رنگ پانی کا سفید ہے اور پانی پتھر اور چکنا ہوتا ہے پھیاں پانی کی ہے
 اللہ پانی سے یعنی پانی کسی دوسرے موقع متغیر نہ ہوتا یعنی بجا رہیتہ کے اور ذائقہ کا اور بجائے شند سے کہ
 گرم - بجائے سفید سے اور رنگ کا اور بجا رہیتہ کے پتھر بجائے چکنے کے کہ لکڑی اور غیر معلوم ہو جاتا ہے اور
 اصلی بل میں یہ قوت تمام طبعی کی ہے کہ ہر چیز کو لاکر خیر کر دیتا -
سوترا نمبر ۳۲ اوسیط طرح تیسرے آگ کے غریب میں روپ رنگ اور لمس تین صفت ہیں
 جن میں سے پہلا صفت روپ اور رنگ گرمی گن کاذاتی صفت اور دوسرا لمس و صفت شمولی ہوا کا ہے
 چنانچہ آتش غرضوں سے اشیا روشن اور ظاہر ہوتے - تاریک و پوشیدہ نہیں ہوتے اور سب گرم ہوتے
 اور بعض بعض اشیا - مثل چند مان و جواہرات وغیرہ میں جو روشن و ظاہر ہیں مگر گرم لمس نہیں کی دوسری
 وجہ ہے کہ اون کے غریب میں پانی زیادہ شامل کیا گیا ہے کہ گرمی دیکھی ہے چنانچہ جنہیں اشیا تین روپ
 چار قسم کے ہیں -

۱۔ سورج اور آگ کا بیج جن میں گرمی و دلوں زیادہ ہیں۔ ۲۔ چند زمان و ستارے و بوارت وغیرہ کا بیج جس میں روپ اور لیس زیادہ مگر گرمی کم ہے۔ ۳۔ موسم گرما اور بیج کے کپال وغیرہ کا بیج جس میں گرمی کم ہے مگر اونچین روپ زیادہ نہیں ہوتا۔ چوتھا انکھوں کا بیج جن میں روپ لیس و دلوں زیادہ نہیں لیکن شارجان نے اس کے علاوہ آتش غفر کے چار بیج مزید کہے ہیں۔ ایک بہوم بیج جو زمین کے اشیاء کا ٹھکانہ ہے اور یہ ہے پیدا یا ظاہر ہوتا۔ دوسرا۔ دب بیج سورج و چلی کا کہ درجہ غایت کا ہے۔ تیسرا۔ حرارت غریزی جاتہ اگر کسی پتے اندر کی ہیں سے کہا یا پانی انہیں ہوتا اور غذا کے فضلہ میں خزانہ اور پانی کے فضلہ پشاب کو علیحدہ کر کے انجام میں لائے پتے کا عطر نکال دیا۔ چارواں نام لطف ہے۔ اس کا نام انور یہ ہے یعنی پتے کا بیج۔ چوتھا اگر یہ (کہان کا) بیج جو سونا وغیرہ اشیاء خدنی میں ہوتا۔

سو تر نمب جو چمکا ہوا کاغذ جس میں ایک لیس کا وصف ہے۔ اور وہ وصف مخالف ہے گرم یا سرد کسی قسم کا نہیں اور جو معلوم ہوتا اور کہے کہ چمکا گرم آبی ہوا ٹھنڈی آبی وہ آگ یا پانی کے درمیان شکست سے کہ وجہ گرمی موسم یا آگ یا پانی پر ہو کر آئینہ ٹھنڈی معلوم ہوتی۔ ہوا کا لیس جسم کے اوپر کے پوست چمکے پر ظاہر ہوتا ہے اور اس وجہ سے کہ ہوا صورت والی نہیں لیس بھی نظر نہیں آتا ہے۔

سو تر نمب وہ چاروں وصف لیس رنگ صورت۔ ذائقہ۔ بو۔

اکاس میں نہیں ہوتے۔ اور اکاس جو کہیں سبز معلوم ہوتا وہ سورج کی کران کے سبب ہوتا اور اگر چہ اکاس بننا معلوم ہوتا۔ وہ منہ دیکھنے والی نظر کی عین ہے کہ جہاں نظر کام نہیں دستی و ان اندر یہ معلوم ہوتا ہے اسے سوا اور اس موقع پر سورج چند زبان کی شعاؤں کا عکس خاک پانی کے پرالو جو کہ اکاس بالو میں بہہ رہے ان سب کے اشتراک سے اندر ہرے درخششی کا انجام تیار ہوتا ظاہر ہوتا خاک میں ذاتی رنگ کوئی نہیں چنانچہ جو غلازدیک اسی طرح اندر حد نظر کے ہے اوس میں ہوا وغیرہ کوئی رنگ نہیں معلوم ہوتا۔

سو تر نمب کہی۔ لاکھ۔ موسم۔ کا آگ کی گرمی سے ہوا پانی کی نسبت ساہتر ہے

سوترنیٹ اسی طرح بیٹن شیشہ لویا جاندی سونا لک کی گری سے
 شل پانی کے پتے میں۔ ایسے ہی کالٹہ تانبہ پٹیل۔ پارہ وغیرہ بہتے۔
 کہ جب تک بذریعہ لک کے یہ سب اشیاء مند بہ سوترنیٹ ہوں۔ تاکہ نہ جاویں تنگ سخت و منجدر بہتے ہیں
 سوترنیٹ۔ سنگ۔ کوہان۔ لمبی پونچھ۔ گلے میں کامر۔ یہ خاص نشان خاص
 مادہ کا دیکھتے ہیں۔

سوترنیٹ لکس بھی ہوا کا خاص نشان ہے۔ شرح۔ مابین بیان
 اور صاف ہوا کے جو سوترنیٹ میں نشان مادہ کا دیا اور سکا نتیجہ تعلق ہوا کے اس سوترنیٹ کھتے ہیں کہ۔
 ہوا شیا، زیر نظر میں نو میں زیادہ دلائل کے ضرورت نہیں ہوتی تاہم ہر ایک جنس کی علامت ہوتی جیسے مادہ
 گاؤ کی وہ چار علامت خاص میں کا دین سے دیگر موشیوں میں بعض علامت کم و بیش ہوتی بعض علامت
 ہوتی ہے نہیں اور ہوا کا غروہ ہے کہ انکے سے نظر نہیں آتا وہ ان میں پران یعنی قیاسی ثبوت سے پہچانی
 جاتی چنانچہ ہوا خاص نشان لکس ہے جو جسم کے پوست پر معلوم ہوتا ہے۔
 سوترنیٹ جو پیدار تھ نظر آتے اور کا خاص نشان لکس نہیں نظر سے پوشیدہ ہوا
 خاص نشان لکس ہے۔ جیسے خاک۔ پانی۔ ہوا غامضی اشیاء تیساری۔ اور کا غامضی
 نشانات بھی ہیں۔ اور ہوا جیسے پوشیدہ و لکس ہی۔ پوشیدہ ہوا کا نشان ہے کہ نظر نہیں آتا۔
 پوست پر معلوم ہوتا ہے۔

سوترنیٹ درووان نہ ہونی سے دروہے۔ وصف اور فعل شے میں ہوتے
 اسلئے وصف اور فعل بذریعہ کوئی شے نہیں۔ چنانچہ ہوا میں صفات اور فعل دونوں موجود اسلئے ہوا بذریعہ شے
 سوترنیٹ ۱۔ گریا اور گن وان ہونے سے لکس۔ لکس وصف تو خاص ہوا ہے اور ہوا میں
 چلنا۔ بادلوں کا تحریک کرنا۔ سمیٹا جسم میں رس۔ فی۔ دھاتوں کا ٹکڑ وغیرہ کرنا ایسی ایسی والو کی
 گریا میں اسلئے گریا اور گن وان ہونی سے ہوا ہے۔

سوترنیٹ درووان ہونی سے والو کانت ہونا کہا گیا ہے۔ سواہ ازل

عناصر وغیرہ معروضہ سوتر نمبر ۵۔ پہلے ۱۱، پہلے حصہ کے اور نسب اشیا جو نامست تھے اور بنتے وہ سب صغیر
درودان کے ہیں اور جو وہ ان یعنی باعضو پیدا شدہ ہے وہ موزر بال ہے کہ ناپید ہوتا یا نیا ہو یا سنجو غنا
ہے جبکہ انسانی بذاتہ قائم ہے کسی برتہوی وغیرہ کے سہارے سے یعنی قائم بالوہ نہیں اور بے عضو جسم ہے
اور درودان اشیا کے ناپید ہو جاتے پر یہی ہوا کے پرالو موجود رہتے ناپید نہیں ہوتے اسوجہ سے ہوا
نے زوال ہے بازوال نہیں۔

سوتر نمبر ۱۲۔ والوکا والوک کے ساتھ سموچن ہونا والوک کے انیک نیکا لنگ
مختلف خالتوں سے جلد جلد ہر روز رہتے آئے ہوئے ہوا کا ایک دوسرے کے ساتھ پہنچانا۔ توجہی سے
سیدھا اوپر کو ملنا دیکھانا اسکا نام سموچن ہے سموچن ہونا۔ ہوا کے متعدد ہونیکا نشان ہے۔
سوتر نمبر ۱۵۔ والوک کے شکرشن میں پریش کر اسبا و سوشٹ لنگ کھین ہے
ہوا کے چلنے کچھ میں۔ ہوا کا کوئی نشان ظاہری چشم دید نہیں ہے نہ سم کے چہرے پر بس ہونا نشان ہے
وہ بھی در میان میں کوئی آویاروک نہ ہو تب ہوا جیسے جسوقت چلتی وہ پوست پر معلوم ہوتی اور ڈاڑھ
ہو تو جسم تک نہ پہنچنے سے بالکل ہوا کا چلنا معلوم نہیں ہوتا۔

سوتر نمبر ۱۶۔ اور سامان تو ووشٹ سوشیش شرح۔ الزمان پران
یعنی قیاسی ثبوت کا نام اسائنڈ ووشٹ ہے اور ووشیش لفظ کے معنی سموق پر یہ ہیں کہ جیسے
خاک۔ پانی۔ آگ۔ صورت والے اور اونے جو اشیا بنے وہ بھی صورت والے ظاہری ہیں کہ اگر سے نظر آتے
اسطرح خاک۔ پانی۔ آگ لے اشیا بعد ووشیش والے ہیں۔ تیسرا ہوا۔ ووشیش دان نہیں جسکا چشم
وید ثبوت ہو۔ اسلئے ہوا کے شے ہونیکا ثبوت قیاسی ہے۔ کیونکہ سوتر نمبر ۱۵۔ پہلے اسبا کے
جیسے میں میں جو بے عضو اور باعضو گل لوتے مندرج ہوئے اور میں سے لگا۔ صفت ہوا کے سوا کسی کا
نہیں۔ اور او میں سے ہوا کسی کا ریمہ نہیں۔ پس خیال کا ریمہ کارن سمبہ نہیں ہوتا وہاں قیاسی
ثبوت ہوتا ہے چشم دید ثبوت یعنی پریش پران نہیں ہوتا۔ چونکہ۔ الزمان پران قیاسی ثبوت میں قسم کا
ہوتا۔ ایک شیش آگ کا ریمہ کو دیکھ کر کارن کا الزمان کرنا۔ وہ سمبہ پوید گشت کر کارن کو دیکھ کر کارن

الوان کرنا تیسرا سامان تو درشت پوشش جس طرح صدر ہوا کا الوان پران ہے۔

سوتربنہ ایشیہ الگ ہے۔ علاوہ الوان پران قیاسی ثبوت کے ہوا کے ثبوت میں عقلی ثبوت۔ الگ۔ یعنی الیشہ کے کہے ہوئے وید کا ہے کہ یہاں تک جو وصف نشان نام وغیرہ ہوا کے بیان ہوئے یہی سب اس طرح وید میں مندرج ہیں۔ ہوا کا بیان ختم ہوا۔

سوتربنہ ایشیہ اور کرم سے تشبیہوں کا لنگ ہے۔ شرح۔ ششوی کنائی
مصنف شاستر نے اپنے کو عام لوگوں دینا داروں اور اپنے وجود الوان میں گرداگر کہتے کہ ہم سے لوگوں سے
عالی درجہ والے جو سدہ لوگ ہر شئی ہر اشیاء اور ہر شئی وغیرہ سب ایشیہ درجہ والے کاچوالیشہ تری سدہ ہر شئیوں
اور الیشہ کا لنگ نشان پتہ نام اور افعال میں کیونکہ۔ دینا کے تمام ہر ہر اشیاء میں مصورت اور بے صورت والے
ظاہر و پوشیدہ الیہا و اشیاء میں ان سب کی ترکیب پیدا کرنا۔ نام۔ علامت۔ خاصہ طبعی۔ اور افعال
واوصاف وغیرہ کے جزو کل کا بیان وید میں اور ان سب مراتب مندرجہ وید کی تفسیر سدہ ہر شئی ہر اشیاء
کے کہے ہوئے سم تو ہیں ہے اور وہ سب ایسی حریت انگیز ہیں کہ جب تک سمجھنے سے متناہت ہے کہ سوار
الیشہ خالق کے ایسی مخلوق کوئی پیدا و الیشہ کے سوار جس نے اپنے پیدا کی ہوئی خلقت کو خود ہی جزو
کل سے مندرج وید کا کوئی بیان نہیں کر سکتا اسلئے بیشک بے شبہ سب خلقت الیشہ کی پیدا کی ہوئی
اور وید خاص الیشہ کا کہا ہوا۔ (کلام ربانی ہے اور سوار ہر شئیوں کے مراتب خواہ مضی مندرجہ کو کوئی
دینا و شخص ابتداء میں نہیں سمجھ سکتا اور نہ تفسیر کر سکتا اسلئے قرو بے شک بے شبہ وید سمجھا ہوا۔ اور
تفسیر کیا ہوا ہر شئیوں کا ہے اس میں چون ہر کا دخل نہیں ہی اس تک مت (الیشہ کے لازوال ہستی اور خالق
ماننے والا ہر تہ بند کا ہے اور اس کے خلاف جو کہے اور جو مانے وہی ناسک مت (منکر) ہے۔

سوتربنہ ایشیہ اور کرم کا پر تلکیش پرورت کیا گیا ہونے سے۔ علاوہ
کہ تمام مخلوق کو الیشہ نے پیدا کیا اور سب کی حقیقت کو وید میں بیان کیا۔ اور اسکو ہر شئیوں نے
سمجھا و عقلی تفسیر کی۔ یہ بھی نشان الیشہ اور ہر شئیوں کا ہے کہ خود ہی الیشہ نے ہر جنس اور ہر جنس کے
افعال کو ہر شئیوں کے دل پر عمل کرانے کے لئے فرزور الہام فرمایا اور اس بموجب فرزور ہر شئیوں نے دینا

سب رات تک رواج دیا۔ اسلئے ضرور واسطے رواج دینے کے الہام الہیہ کا اور رواج دینا ابتداء میں کام و نشان شکر کا
سوئمب ۲۰ تمہید۔ چارون عناصر۔ ننگ۔ پانی۔ آگ۔ ہوا کا سامان ہو چکا اب پانچویں عنصر اکاس
 خلا کا بیان ہوتا ہے۔ کہ ننگ میں (نکلنا) اور پرویس داخل ہونا وغیرہ اکاس کا ننگ سے
 شرح۔ اون خاک غیرہ چارون عناصر کے اشیاء باء قویہ ہونے سے روک کر نوالے ہیں کہ جہاں وہ موجود ہو
 وہاں اندر سے باہر کو نکلنا یا باہر سے اندر کو داخل ہوتا۔ ہونے کی سکتا۔ یہ صفت خلا میں ہے جس میں
 کچھ روک نہیں کہ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چارون عناصر والے تمام دنیا کے اشیاء بلا روک اور بلا
 کسی خلا میں داخل اور خلا میں ہر کو باہر کو آتے جاتے نکلتے۔ سنتے ہیں کہ ظاہر و باطنی صورت والا ہے۔ اور
 اشیاء دینی کا وہ پرکوا یا نین با نین طے اور چلنا۔ پھینکنا۔ چرہنا۔ اور نا وغیرہ وغیرہ یہی ضمیمہ سی صفت
 ننگ میں کے من جو ننگ میں اکاس کا نشان خاص ہے یہ عقیدہ تو اور چاروں کا بیان ہوا اب مصنف شاستر
 اپنا عقیدہ اگلے سوئمب میں کہتے ہیں

سوئمب ۲۱ کرم کے ایک درو میں اثر ہونے سے وہ ننگ نہیں ہے

شرح کرم ایک ہی درو میں اثر ہونے یعنی کسی ایک شے باء قویہ کے سہارے فعل ہوتا بلا سہارے
 نہیں ہو سکتا۔ اور۔ نکلنا و پھینکنا وغیرہ جو راتب راتب نہ ہونے میں کہے وہ سب فعل میں سو اکاس میں ہونے
 سکے کہ اکاس بے عقو و الہ ہے اور فعل کا سہارا دینا والا نہیں۔ اور خدا فعل کا سہارا دینا و اہم ہونا یا ہم بیت
 بہا و سہارہ با ہم نسبت پھینکنا کہ کو نہ فعل کا و اہم ہونا۔ یا سست والا ہونا۔ باء قویہ و حجم شے میں ہونا
 غیر حجم بے عقو و الہ سے نہیں ہوتا ان وجہ سے نکلنا داخل ہونا وغیرہ افعال۔ خلا کے نشان نہیں ہے۔
سوئمب ۲۲ ان کا ن کے کشن ہی مہم سے یہی۔ شرح۔ سموہ کارن مہم سوئمب
 نمب ۲۱ کے جو اکاس میں نہیں۔ دوسرا سموہ کارن ہی ہوتا۔ سموہ کارن سموہ کارن ہی نہیں کیونکہ کہ
 سموہ کارن کے کاشنوں سے خلاف اکاس سے مطلب ہو کہ فعل اور فعل کا ظہور۔

از قسم ٹپنے کے ہوا جلا ہو گیا وہ دو قسم کا ظہور اشیاء باء قویہ کسی شکل والے میں ہوتا۔ اکاس باء قویہ کے
 خلاف بے عقو و الہ ہے اسلئے وہ نکلنا۔ داخل ہونا وغیرہ افعال۔ متعلق سموہ کارن یا سموہ کارن کے

متعلق نہ ہونے سے۔ اکاس کے رنگ نہیں ہیں۔

سوتر نمبر ۲۳۔ سنجوگ سے کرم کا اہوا ہوتا ہے۔ شرح۔ اگر فعل کو غلامت کا بیان

صیغہ آلبہ اور کمالودہ بھی قیاس سے باہر ہے۔ لیونگر سنجوگ سے یعنی جب فعل سے مفعول ظاہر ہو گیا تب مفعول موجود اور فعل زائد ہو جاتا اسلئے ہر ایک مفعول ظاہر نہ ہو تب ہی تک فعل کا منت کارن ہوتا۔

چونکہ اکاس کے ہونے فعل کا ہونا اور نہ ہونے سے نہ ہونا ثابت نہیں ہوا کیونکہ اکاس بیشہ بالاعتیر تبدیل کیسا حالت سے بنا رہتا۔ اور سب سے بے لوث رہتا کسی سے اکاس کا سنجوگ عمل نہیں پس سنجوگ کشیش نہ ہوتا ہی فعل کا منت کارن ہے۔ اکاس فعل کا کارن نہ سبب نہیں ہے۔

سوتر نمبر ۲۴۔ کارن گن پوروک کا کار یہ گن دیکھا گیا ہے۔ شرح۔

سبب ظاہر ہونیکے بعد۔ اسباب ظاہر ہوتا۔ سوکان سے آواز سنی جاتی اور سکا کارن گن پوروک

کا رج گن باہر سے ظاہر نہیں ہوتا قیاس سے ثابت ہوا کہ آواز کا ادوار استہار، دروے زوال ہے۔

سوتر نمبر ۲۵۔ کاریا تیر گیت ہونی سے شبد سپریش ان پدارتوں کا گن نہیں ہے

شیخ۔ خاک۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ چاروں عنصر سپریش دان پدارت میں کہ ان کا مجلس متاوا اور فین کاریا تیر

نہیں کہ ان چاروں عناصر کے اشیاء میں سے اور اشیاء نوع بنوع والے پیدا نہیں ہوتے مگر آواز ان کے

خلاف کاریا تیر ہے کہ آواز میں سے اور آواز اور نوع بنوع کی پیدا ہوتی جیسے گندہ دارند میں کوئی آواز بولنے

سے اور نوع بنوع کی آواز نکلتی یا جیسے آواز۔ نکالنے کے بعد بجا ہے میں سب حتیٰ ہر باجہ میں سے۔ بند بوجہ

ضرب کے جیسی ضرب دیجاوھلکی بہاری۔ اور ہلکے سے زیادہ ہلکی۔ بہاری سے زیادہ بہاری اور بچی

نوع بنوع کے آواز نکلتی جس بنا پر۔ کہرج۔ رکب۔ گندہار۔ دم۔ پنجم۔ وھیوت نکباد و سات۔ سر۔

چپ۔ راگ۔ راگنی اور ان سب کی لاتعداد مورچنا قائم ہو گئیں ہیں۔ اور لطف یہ کہ۔ خود بولتا یا

باجے کا بجا نا نہ کر دیا جاوے تو حوالہ اقسام کی آواز نثار ہو جاتی اور لاتعداد مرتبہ جب تک خود بولانے جاوے

یا باجہ بجا نا نہ جاوے ہرگز کسی قسم کی آواز ظاہر نہیں ہوگی۔ بدینہ وجہ خصوصاً کاریا تیر نہ ہونی سے آواز ان

چاروں عناصر کا گن وصف نہیں ہے۔

سوتربن ۲۶ پر مین سیموا ہو تیسرا اور پرتیش ہو نیسے شبد نہ آتا کا گن ہے مین کا

شرح ۔ اگر کیونکہ تجلہ نور دیون ندرجہ سوتربن ہے پہلے ادھیاء کے پہلے حد کے چا غفر صورت

والو کا گن تو شبد نہیں ہے ۔ بے صورت ہے ۔ آتا یا دل کا گن شبد ہے اونکی نسبت اس سوتربن کہتے

ہیں کہ شبد ۔ آتا یا دل کا ہی گن دھن نہیں ہے اس وجہ سے کہ آتا اور دل سے آواز کا تعلق نہیں ہے

بلکہ اون سے پر یعنی آتا اور دل سے سوا جو شے او شے سے آواز کا تعلق ہے ۔ کیونکہ زبان سے بولنے یا باج کے

بجانے سے آواز نکلتی سوا آتا اور دل ۔ نہ زبان میں نہ باجے ۔ بلکہ آتا اور دل سے گن میں ہیں جیسے کہا جاتا ہے

کیونکہ گن ہی ہوں ۔ مین دکھی ہوں ۔ مین جانتا ۔ مین خواہش کرتا ہوں وغیرہ یعنی ۔ ایسے ایسے بودہ

(معلومت) آتا اور دل سے ہوتے ہیں اگر آتا اور دل کا گن شبد ہوتا تو یہ بودہ ہوتا کہ مین جانتا ہوں

مین بجایا جاتا ہوں مین آواز والا ہوں لیکن ایسا نہیں ہوتا اور جیسے آتا اور دل ۔ ظاہر نہیں پوشیدہ مین

معلوم نہیں ہوتے ۔ آواز والے خلاف ۔ ظاہر ہے پوشیدہ نہیں اور جیسے گن دکھی ہونا ہندی روح کو معلوم ہوتا

ہے بہرے کو آواز معلوم ہوتے گو گنا آواز بولتی غرض ہر طرح سے ثابت ہے کہ آتا اور دل کا گن شبد نہیں ہے ۔

نوٹ ۔ پیش کہنے مین کہ سجدہ باج ہمشیا ہے عضو اور پوشیدہ والوں کے جس دلائل سے آتا

اور دل دونوں کا گن شبد نہیں کسی طرح ۔ دسا اور کال جو بے عضو اور پوشیدہ ہمشیا مین اون دونوں کا

ہی یعنی ۔ آتا ۔ دل ۔ دسا ۔ کال ۔ چاروں مین سے شبد کیس کا گن نہیں صرف دونوں اکاس درو

باقی رہا اوسکا بیان اگلے سوتربن کہتے ہیں ۔

سوتربن ۲۷ پر شیش (یعنی تجلہ نور رو کو ہواقی رھا اکاس) اس اکاس کا

گن شبد ہے ۔ کیونکہ دونوں کسی شے کے آتش سے ہار کے گن نہیں ٹھرتا یعنی موصوفت غلیظت

ہوتی شبد کا آتش یہ روپ اکاس روپے جہین شبد ترستا اسلئے اکاس موصوفت اور اوسکی صفت شبد

سوتربن ۲۸ درو ہونا اور نت ہونا ۔ والو کو یا کہ بیان کے سامان ہے

یعنی ماسی ادھیاء کے دو سیکھہ کے سوتربن ہے ۔ سوتربن کا تک جو بیان ہوا کہ ہوا کا شے

بے زوال ہونا کہا اسی طرح اکاس شے بے زوال ہے ۔

سوتر نمبر ۲۹ پہاؤ سے اوسکا ایک ہوتا و کیا ہے۔ — پہاؤ کی طرح اکاس ہی ایک ہے
(پہاؤ کے ایک ہونے کے وجہ پہاؤ ادھیاء دو ستر نمبر کے سوتر نمبر سے سوتر نمبر ایک ہوتا ہے)

ہوئیں وہی وجہ اکاس کے ایک ہونے کی ہیں
سوتر نمبر ۳۰ شبد لنگ کے شیش نہ ہونے اور شیش لنگ کے ابھار سے

اکاس کے گن شبد میں دو جہ میں ایک یہ کہ اوس میں شیشا نہیں یعنی زیادہ تفاوت نہیں دوسرا یہ کہ
کسی قسم کے نشان کے تفاوت کو پیدا نہیں کرتا یہی وجہ اکاس ایک ہے جسے آتما ایک گرم جسم کے اندر
اتما کا نشان مختلف ہے کہ ایک ہی وقت کیے آتما میں سکھ کیے میں ذکر ہوا ایسا تفاوت آتما کی طرح کا شبد
میں نہیں کہ کسی موقع پر اکاس میں کسی قسم کا اور کسی موقع پر اکاس میں کسی قسم کا شبد ہوتا نہ سوا ایک گن شبد کے
اکاس میں کوئی دوسرا گن ہے جس سے اکاس کا تعدد ہوتا قیاس کیا جاوے اکاس ایک ہے اور شبد میں بعض
موقع پر مجید معلوم ہوتا وہ نمٹ کا بل یعنی وجہ مختلف سے معلوم ہوتا۔

سوتر نمبر ۳۱ اوسکا الوبا درہون سے ایک اور پر تہکت ہے۔ شرح۔ واقعی تو
اکاس ایک ہے اسلئے ایک ہے مگر الوبا درہون سے اکاس کا علیحدہ ہونا یہی کہہ سکتے ہیں الوبا درہون کا علیحدہ ہونا
کہ جو ایک ہوتا وہ علیحدہ ہی ہوتا ہے یعنی اکاس ایک ایسا درہون سے جو اور درہون سے علیحدہ ہے۔ نقطہ

دوسرا ادھیاء کا دوسرا حصہ شروع ہوا

تمہید۔ اس ادھیاء کے پہلے حصہ میں عناصر دن کے ذاتی وصف گن بیان ہوئے اب اس دوسرے
حصہ میں عناصر دن کے بالائی گن بیان کئے جاتے ہیں جو دیگر وجہ سے پیدا ہو جاتے اور میں یہ تفاوت ہے
کہ ہر شے کا ذاتی وصف اوس شے کی موجودگی تک ہمیشہ یکساں بنا رہتا بالائے وصف کم و بیش بالبد
ہو جاتا اور شے موجود نہ رہتی۔ جیسے ہوا میں خوشبو خواہ بدبو۔ اور جیسے سیراب زمین میں سرودی بالائے
وصف بلوجہ دیگر معلوم محدود ہو جاتا ہے۔

سوتر نمبر ۳۲ شیش لنگ کے شیش گن شیش گن شیش گن شیش گن شیش گن شیش گن شیش گن شیش گن
نہ ہونا تیرہ میں گندہ کے ابھار ہونیکا لنگ ہے۔

جیسے کچا مین ذالی بونین گری ہوئی ہو کہ باہم خوب یا لیا جانے سے کو کچرے مین ہی خوشبو آجاتا اور حلوہ ہوتی
اور کچھ حصہ مین وہ بولہ کم یا کم دم ہو جاتی اور کچا بنا رہتا۔ اگر کچر کے کارن یعنی سوت اخیر وغیرہ مین ملی ہو
ہوئی بس سے وہ کچا بنا لو کچا کی وجہ سے گئی تک بونہ جو رہتی۔ اس گنا تر سے کہ کارن گن سوت وغیرہ سے
کچا مین جو ابتدائی بونین ہوتی کہ مین بونہ ہو نہ کا نشان ہے۔ خجہ یہ کہ اصلی صفت نائل مین ہوتی جیسے
کچا جو سوت سے بنا اور ہخاک کا نہ ہو مثلاً خاک کا اصلی گن بونہ ہو۔ وہ او سو قوت تک بنی رہتی کہ
کچا اجلا جاتا ہے تو او مین ہی بونائی ہے کہ بالے صفت نائل ہو جاتی ہے۔

سوتربے پر پڑھوئی مین اندہ ویستہ ہے۔ شرح۔ خاک مین بونئی اصلی صفت
میں دستہ بن کر خاک سے خوشبو، نیوی بندہ اور پیدا ہونے سب مین بونہ ہوئی اور شے ہو جو
تک بنی رہتی نائل مین ہوتی ہے۔

سوتربے اسی پر کار سے اوشنتا ویا کیات ہے
سوتربے از روہ اوشنتا تیج کا لنگ ہے

دونوں سوتربے کا مطلب یہ کہ جیسے پر پڑھوئی مین بونہ۔ تیسے آگ مین گری اور وہ گری آگ کی علامت ہے
سوتربے پانی مین سکتا ہوئی اور وہ ہروی پانی کا نشان ہے
سوتربے اپر مین اپر اور گیت پستہ اور پیر اور پیر پستہ۔ یہ چار نشان کال کو مین
ان چاروں نشانوں کی نشانات یہ مین۔

پھلا۔ اپر مین پیر اور پر مین پر۔ جیسے ہر شخص جوان اور لڑکا کہا جاتا مگر جوانی کے بعد بونہ چاہا ہوتا اور
جب بونہ چاہا تو جوانی کو بڑا نہ گذشتہ کہتے۔

دوسرا ایک پت۔ متعدد کا ایک وقت ایک ساتھ معلوم ہوا جیسے کہا جاتا کہ ایک ساتھ پیدا ہوئے
ایک ساتھ آئے مین۔

تیسرا پیر۔ بمعنی دیر۔ جیسے کہا جاتا کہ وہ دیر سے آیا دیر سے کام کرتا۔
چوتھا۔ چہرہ معنی جلدی۔ جیسے کہا جاتا کہ وہ جلد کام کرتا۔ مین جلد آتا ہوں۔

نیتھہ یہ کہ یہ چاروں قسم تعلق وقت کے اور وقت کی علامات تھیں۔

سو تر نمبٹ دروٹ اور نمٹت والوسے ویاکیاست تھے۔

ہو امین لک گن جوئیے ہوا ایک شے ہے اور ہوا کینے سہا سہا بنیں اسلئے ہوا بے زوال ہے۔ اسی طرح وقت میں جا بوقت عمر عمر جوئیے وقت ایک شے اور کیے سہا نہ ہوئیے وقت اپنی زوال ہے۔

سو تر نمبٹ راوسی بجاوے۔ جیسے سہا سہا واکٹ لیسے کال ہی ایکٹ۔ اور بل گہری گہٹھ۔ دن۔ رات۔ مہینا۔ برس جو وقت مشورہ اقسام کے کہے جاتے وقت کے ضمیر ہیں اور سوچ کی چال پر اون اوقات کا ایک مہینہ عمر عمر فنی ہے۔

سو تر نمبٹ انت میں اباوے انت میں بجاوے کارن میں کل بھیہ نام
کہا جاتا ہے یا کھنے کے جوگے

لازوالی کارن میں کل نہیں کہا جاتا۔ بازوالی کارن میں کل (وقت) کا ہونا کہا جاتا ہے۔ جیسے سہا سہا اصل کارن جکت کرنا لیشہ لازوال اور لیشہ سے فروتر ابادان کارن عام۔ اونکی نسبت کوئی زمانہ نہیں کہ سکے کہ لیشہ فلان وقت نہ تھا فلان وقت پیدا ہوا فلان وقت پیدا ہوگا تیسے عام کی نسبت کہ فلان وقت گہری ساعت مہینا سال میں عام پیدا ہوئے فلان وقت پیدا ہوئے۔ مگر عام سے جو کائنات اور کائنات میں جو تھے پیدا ہیں اور ہوتے ہیں اور ہونگی وہ سب بازوال میں اسلئے اونکی نسبت نسبت زمانہ کہے جاتے کہ عمر سے پہلے نہ تھے۔ ابتدا فریش میں سب سے پہلے سوچ چند زمانوں کے دیگر اشیا و فیوض پیدا ہو کر نابید فلان وقت ہوئے فلان سعادہ نابید ہو جاتے ہیں اور نابید ہونگے۔

سو تر نمبٹ جس سے چایا جاتا کہ یہ نزدیک یا دور ہے وہ دسا کا نشان
منجھ تو دور کے بانج عمر چٹے کال کے نشانات بیان ہو چکے اس سو تر میں ساتویں درو دسا کا نشان کھتر میں کہ محاورہ گفتگو میں جو جانا اور کہا جاتا کہ۔ اس۔ اوس۔ ہے۔ فلان شے نزدیک یا دور ہے یہ وقت کا نشان ہے اور۔ دسا کے برسا پر۔ نزدیک دور کی کیفیت مطابق کیفیت کال ہم سو تر نمبر ۶ کے بے اس قدر تفاوت ہے کہ کال کا پر اتر۔ وقت کے جزویات گہری مہینا۔ سال۔ وغیرہ سے اور دسا کا

پر۔ آبر۔ قابل کے جزویات سے کہا جاتا ہے۔

سو تر نمبر ۱۱ دسا کا درو ہونا انت ہونا والو کے سماں ویا کیات سے

ہوا کا شے اور لازوال ہونا جیسا دوسرا دیار۔ پہلے حصہ کے سو تر نمبر ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ میں بیان ہوا
اوسی طرح۔ دسا ہی ایک۔ شے علیحدہ اور لازوال ہے کہ دسا میں گن ہے اور کیے سہاگرھین۔

سو تر نمبر ۱۲ ایک ہونا کچھا وکی سماں۔ پہلے ادیہا کے تمام دوسرے حصہ میں جو حفظ

ہوا کی ایک ہونکی شرح مفصل بیان ہوئی اوسی طرح دسا ہی ایک ہے اور دسٹین سے علاحدہ ہے۔

سو تر نمبر ۱۳ کاریہ و شیش سے انیکت ہوتا ہے۔ اصلیت میں دسا ایک ہے

کاریہ و شیش یعنی کسی صورت والے آباوہ کے درمیان میں اجا نیسے۔ پورب وچیم۔ دکن۔ اوترو دسا
اگین۔ نیرت۔ باب۔ ایساں بدر ماضی کھل جاتی ہیں۔

سو تر نمبر ۱۴ تعایتہ ۱۴ پہلے اور برتیمان ہونے اور ہونوالے سورج کے سنجوگ سے

پورب وچیم وغیرہ سامانی جاتی ہیں۔ شرح۔ ابتداء افیش میں سب سے پہلے جس طرف

سورج طلوع ہوا اور اب ہوتا ہے اودھونا وہ دسا۔ پورب ہی الچ سے پہلے جس طرف سورج غروب ہوا

اور ہوتا اور گواہ دسا وچیم ساسی طرح جس وقت ستارہ دھرو (قطب) مستقل ہے وہ طرف اوترو۔ اور اگلے

مقابل یا جس طرف دوسرا قطب ستارہ انگست کا وہ طرف دکن قاعلم کر لگینی ہے تیسے پورب دکن کے

درمیان طرف کو بائیں۔ اوترو پورب کی طرف کہ ایساں موسوم کہا گیا گویا واقعی ایک دسا اور فرضی چار دسا

چار بد سا گل اہمہ جزو ایک سانگے انے ہوئے ہیں۔

سو تر نمبر ۱۵ سامانیہ کے پرتیکش ہو نیسے۔ ویش کے پرتیکش نہ ہو نیسے اور

ویش کی سمرتی سے سنسے ہوتا یعنی دسا بھول ہو جاتی ہے

تین طرح سے دسا بھول ہو جاتی ہے۔ ایک یہ کہ معمولی سا نشان معلوم ہوتا ہو۔ دوسرا کوئی بیانی

کے ظاہر معلوم نہ ہونے سے۔ تیسرا سادھارن اور سم دولوں کے یاد کر نیسے طرف میں شبہ پیدا ہو جاتا ہے

جیسے چوٹھ کے شکل اندہیرے میں کہ آدمی کی سی خیا لین آوے یا تیرن نہ ہو کہ آدمی ہے یا نہ ہو نہ ہے

اور جب تک ٹیکہ نتیجہ نہ ہوا کر کیا ہے۔ ایسے تین وجوہ سے دس باہول بھی ہو جاتی ہے
سو ترنمبر ۱۸۔ نظر کی طرح نظر بھی۔ شرح کسی شے کو کبھی پھلے دیکھا تھا اوسیکے شاہ
 حاکم کو بھی شے مانتی کا کوئی جزو نظر آوے وہ بھی شبہ پیدا ہو جائیگی وجہ ہو جاتی ہے۔
سو ترنمبر ۱۹۔ جیسا پھلے کیسکو دیکھا تھا اور اب وہ دوسری وضع میں نظر آنا
 شبہ پیدا ہو جانا۔ کہ شاید کچھ شخص ہی ہے جسکو پھلے دیکھا تھا اور اوسوقت اس کے دل میں ہو چکا
 نہ تھی یا کوئی اور نے جسکے اب ڈاڑھی ہو چھہ موجود ہیں۔

سو ترنمبر ۲۰۔ ودیا اور اودیا سے بھی شبہ قائم ہوتا ہے۔ جیسے کہ
 ایک دید۔ شاستر۔ سمرتی کو لپڑا یا ادھوڑا پڑا۔ چاروں دید۔ چون شاستر۔ اٹھارہ سمرتی
 اٹھارہ سو پڑاں کو لپڑا پڑ کر سب کا نتیجہ نہیں سچا اور جو لپڑا ادھوڑا پڑا اوسپر عمل مطلق نہیں یا کسی ایک
 مت مذہب کے رجسٹر میں نام درج کر لیا دیگر مذہبوں کے اصول سے محض ناواقف ہو کر خود
 اختیار یہ۔ ہادی۔ بنکر۔ محض ناواقفوں کو تلقین کرنے لگے ادنیٰ سب تقریر و عقائد مشتبہ
 ہوتے وہ کسی اصلی حقیقت کو پہنچ نہیں سکتے پس ایسے کم علم مذہب کی طرح خود۔ کنواں
 کہ نشوون و غیرہ میں گرتے اور غرض عقل سے اور دین کو اپنے ساتھ لے کر لیتے۔ ایسے اچار لوگوں کو
 پیروی کہتے ہیں کہ ہمارے سوامی جی جو کہ گئے ہیں وہی ہمارا عقیدہ ہے کہ۔ غلام شاستر کے
 سوا سب شاستر غلط ہیں لہذا ہم کسی شاستر کو نہیں مانتے نہ پڑھتے ہیں

سو ترنمبر ۲۱۔ کان سے جو سنا جائے معلوم ہوا اوسکا نام آواز ہے

سو ترنمبر ۲۲۔ تل جاتیوں میں اور اریہ انتھیر لون میں کشیش کو دھونچا کر اور شٹ ہوا
 آواز میں شبہ ہوتا ہے۔ اعلیٰ آواز کی ریساں دھن ہو چتا وغیرہ سو دم۔ جہاں گانہ دیکر دیگر شے کو بتایا
 افعال میں مدد دہر کا زیادہ نشان معلوم ہوئیے آواز کی بابت یہ شبہ ہوتا ہے کہ آواز نہ ہی یا گئی ہو

سو ترنمبر ۲۳۔ اس سو ترنمبر میں شبہ کے رفع کر نیکی وجہ کہتے ہیں کہ عقل ایک شے کو سہا کر ہی ہوتا۔

آواز سا لک کا سہرے کو سہاری پر اسلئے آواز خود کوئی شے نہیں بلکہ

اکاس کا گن ہے

سو تر نمب ۲۷۔ انکھوں کے سامنے نہ ہوئیے شد کرم ہی ہنن ہے
فعل نظر آتا ہے سو آواز نظر ہنن آتی اسلئے آواز فعل ہی ہنن ہے یعنی آواز نہ ہے۔ فعل ہے۔

سو تر نمب ۲۸۔ میدان گن روکپا اور گک کرم کے ساتھ سادہ م ہے
آواز۔ ظاہر ہے کہ اکاس کا گن ہے اسلئے آواز کا جلد نا بود ہو جانا اوس طرح ہوتا جیسا فعل جلد نا بود جانا
ثبات سے کہ ہوتا جو (لا و ہر خاص کے) سے جلد نا بود ہنن ہو جاتی ہے۔

سو تر نمب ۲۹۔ رست کے لنگ کے اہاؤ سے (شد) ست ہنن ہے

ست یعنی صحیح۔ ست کا یہ نشان خاص ہے کہ کہیں جھوٹ۔ نیست نہ ہو۔ اور اکھوں سے
نظر آتا ہو۔ آواز اسلئے خلاف ہے کہ عدم ہو جاتی اور نظر ہنن آتی بدیو جو آواز ست ہنن ہے اور
ایسے بار وال ہے کہ بولنے سے پہلے اور پیچھے۔ مطلق معلوم ہنن ہوتی نہ اوس کا کچھ نشان باقی رہتا صرف
بولنے وقت معلوم ہوتی اسلئے خصوصیت کے لئے آواز خاص گن ہی اکاس کا ہنن ہے۔

سو تر نمب ۳۰۔ نت کے بنے دہر م ہونے سے۔ شرج۔ بے زوال ہے۔
بار بار پیدا و تاپید ہنن ہوتی نزل سے ابتک قائم موجود رہتی آواز کی کیفیت اسلئے تاثر خلاف ہے
اسلئے صحیح ہی ہے کہ آواز لا زوال ہنن بار وال ہے۔

سو تر نمب ۳۱۔ کارن سے یہ انت ہے دشرج، آواز سے ظاہر ہوتی یعنی
بولنا یا باج کا جانا آواز کا سبب (کارن) ہوتا اسلئے ہی بار وال ہے۔

سو تر نمب ۳۲۔ اور وکار۔ ہونے سے اسدہ ہنن ہے۔ آواز میں علت
ثبات میں کہ ہلکی بہاری میٹھا راقسام کی اور وہ ہی بدیو بولنے یا باج بجانے لگتی۔

سو تر نمب ۳۳۔ پر گہٹ ہونے میں دوش ہے۔ اگر آواز کو کارن کے
ظاہر ہونا کہا جاوے تو چند دوش (قص) میں جیسے پچک دوش و نیک دوش کہ وہی نیک
فعل یہ کہ کرنا آواز کا اور وہی نیک مفعول (پیدا کیا گیا) ہو پر اقص ہے کہ کسی موقع پر فعل مفعول

ایک نہیں ہوتا۔ اور یہی نقص ہے کہ حروف کی آواز ایک نہیں جلاگتہ میں وہ سببت ہیں۔
سو تر نمب ۳۱ سنجوگ۔ بہاگ۔ اور شد سے شد کی آیت ہوتی ہے
 تین طرح سے آواز نکلتی ہے ایک سنجوگ ایسے کہ جب یہ کا سنجوگ ہو تب آواز نکلے دوسرے ہوگ
 طبعی ہوگ سے۔ جیسے ثابت بالنس میں سے ایک ٹکڑا بدن کا نشہ کا طبعی ہوگ کے اور اوس میں متعدد

سورج کر نیسے جیسے بالنس۔ تیسرے آواز سے آواز جیسے نختہ گندہ راند میں
سو تر نمب ۳۲ اور لنگ۔ جو نیسے شد انت ہے۔ آواز نکلنے کے چند موقع اور
 نشان اور وہ سب بظاہر ہیں جیسے باہوں سے۔ حروف سے۔ حروف سے بنے ہوئے لفظوں
 فقرہوں سے کہ سب کی آواز پہلے اور پہلے کا اندام رہتی اور دریا میں جو مسلم ہوتی وہ پیدا ہو کر نیک
 ہوتی رہتی ہیں لہذا آواز بارفال ہے۔

سو تر نمب ۳۳ پیر تو دو کی ہیروت کے ابھاوسے۔ لیکن ایک گرو وغیرہ دوسرے
 پہلو وغیرہ یعنی باہیں دو شخصوں کے جو گفتگو ہوتی وہ گرو وغیرہ کا سمجھایا گیا ہوا اور پہلو وغیرہ کا سنا سمجھا ہوا
 ہمیشہ ادا کر رہتا ہے زوال۔

سو تر نمب ۳۴ پیر تہا شد سے۔ یک کی لگ رہوش کر نیسے لئے۔ وید کی سام منی
 نام کی رچا جو یہی جاتی وہ یہ ہے۔ ॥ वः प्रथमामन्त्राहविरुत्तमा ॥
 معنی یہ کہ پیر تہا و او تا لفظ کو تین تین مرتبہ کہنا چاہئے پس اگر آواز بارفال ہوتی تو تین بار کہنا
 ممکن ہوتا۔ کیونکہ ایک مرتبہ بول کر جو بالو ہو گیا وہ پیر کہنے میں نہ آتا، اس طرح آواز بے زوال ہے۔

سو تر نمب ۳۵ پیران ہو نیسے ہی شد لازوال ہے۔ جیسے پہا کر کہا جاتا
 کہ یہ وہی شعر معنی معنوں سے جسکو اس قدر ہزار برس ہوئے فلان مصنف نے فلان کتاب میں لکھا تھا
سو تر نمب ۳۶ بہت ہونے سے ہی سن وگہ ہے۔ چونکہ آواز کے بارفال
 بے زوال ہو شک بہت غبوت اور موقع ہونے اس سے شاید سن وگہ مشتبہ یعنی بارفال
 بے زوال دو دو قسم کی ش یہ ہو کر جو باہمی دو شخصوں کی گفتگو اور باہر و زبان سے پیر پیر آواز کا

ثبوت ہوتا۔ ۱۔ پہلا سچول۔ ایسے نسبت کہنے والا انسان۔ جیسے انسان سے کہنا کہ اس ملک میں رہنے کے چار بنولے ایسے ہیں۔ ۲۔ دوسرا سوا۔ زمین اہم ازلی دوائی مناسبت ہے یہ ہوا کی نشان ہے۔ جیسے یکے جسم میں شکم اور سے کوئی عضو کم یا زیادہ۔ خواہ صورت معمول کے خلاف پیدا ہوا اور وہ اس کے اولیت رہیگا۔ ۳۔ تیسرا۔ ایک ارجمہ سوا، ایک ہی شے میں اس وغیرہ میں سے صرف ایک کے جاننے والے کو ان میں سے جان لینا۔ ۴۔ چوتھا بدوہ۔ باہم مختلف مشابہ کے ایک کے نشان ہیبت موجود ہونے سے دوسرے کے نہ ہونے کو انزان کرنا۔

سو ترمب ۱۱۔ کاریکہ راتر کا لنگ ہوتا ہے۔ جیسے مجسم صورت اس اور دیکھنے میں ضرور ضرور آتی غور ہوگا۔ اس یوگینا نہیں ہوتا اس طرح جن میں نام نسبت ہے اور میں سے ایک شے اور دوسرے کو اس شے کی علامت جانتا پائے۔

سو ترمب ۱۲۔ بیوت کا ابھوت برود۔ ہونے کا نہ ہونا متضاد ہے۔ جیسے جان بنو لانا۔ دامن سانپ نہیں ہوتا۔ اور جہاں بنو لانا ہوتا وہاں سانپ بخوف رہتے ہیں۔

سو ترمب ۱۳۔ بیوت ابھوت کا لنگ ہے۔ بشرح صدر۔

سو ترمب ۱۴۔ بیوت بیوت کا۔ یہ تیسرے قسم کا قیاسی ثبوت ہے کہ ایک کی موجودگی سے دوسری کی موجود ہونیکا بھی قیاس کر لینا جیسے جہاڑی وغیرہ میں سانپ نظر آتا اس حالت سے کہہ سکتے ہیں کہ بڑے زور زور سے بھٹک رہے ہیں اور اسے تو قیاس سے بڑا دلشان ہیبت و مل نسبت کے معلوم ہوا کہ غور سانپ کا تضاد بنو لا وغیرہ موجود ہے گو دیکھنے والے کو بنو لا نظر نہ آتا ہو۔

سو ترمب ۱۵۔ اپدلیس کے پر سیدہ پوروک ہونے سے۔ سنکرت میں اپدلیس کی چند قسم ہیں زانچو ایک قسم کے اپدلیس کا نام پر سیدہ پوروک ہے جبکہ دینیت بقول مجہنی میں چنانچہ یہاں تک جو قیاسی ثبوت باقی قسم کے سوت نمبر ۱۱ میں اور ان کی مثالیں سو ترمب ۱۲ تک بیان ہوئیں۔ وہ سب مجہنی جو جانشن ترواج کے ہیں اور سب کا نتیجہ یہ کہ بقول مندرجہ سو ترمب ۱۳ مجہنی ہے کہ کھوٹا اور جسم کا بجا آتا ہے اور یہ کہنا کہ عسوات میں جسم کی کن میں غلط ہے۔

سوتر نمبر ۵۱۔ اپر سڈہ۔ آسن۔ سن وگدہ۔ قین قسم اسٹیش کی مین
(پیلے اپر سڈہ کی حقیقت) جو بابت نہ ہو یا بابت کے ساتھ لٹن نہ دکھتا ہو یا نہ جانا ہو یا بابت کے
تخلف ہو یہ کام لا حاصل ہوتا۔

(دوسرا آسن)۔ جو امبرٹ مین نہ ہو یا خارج از بحث ہو وہ اس قسم کی گھگھو سے یہ کام غایت سید کا
لا حاصل ہوتا۔

(تیسرا آسن گدہ)۔ ذو معنی کام۔ کہ امبرٹ مین کو ثابت و ثابت یہ کرے ایسے قول سے امبرٹ مین کی توجہ
شعبہ ہو جاتے ہیں۔ ایسا کام صیفہ آتیب سنگھار۔ ابھاروپ نہ ارد کی شمار میں ہوتا۔

سوتر نمبر ۵۲۔ جس سے لسانی ہے لٹ سے گہوڑا ہے۔ اسوجہ سے
کہ اسے سینک مین یہ پوشی گہوڑا ہے۔ ایسا کہنا تمانتر خلاف اور چوٹ ہے۔ کیونکہ عدم وجود
علامت سے شے کو قائم کرنا اسے اسکو ہی انپس میں جیتو یا پس کہتے ہیں۔

سوتر نمبر ۵۳۔ اسوجہ سے کہ اسے سینک مین بیگہ ہی بیگہ (انٹی کا تنک) کا
اواہرن سے۔ وجہ وجہ نہ ہو تنکا نام (انٹی کا تنک) ہے سو ظاہر کہ مین بیگہ ہی ایک علامت
وجہ وجہ گا کی نہیں کیونکہ۔ کیا۔ ہرن سندھا وغیرہ بہت چو یا ہون کے سینک ہونے گا کی وجہ
موجہ علامت چار میں جو دوسرا دیا پہلے حصہ کے سوتر نمبر مین بیان ہو چکے ہیں۔

سوتر نمبر ۵۴۔ آتا۔ اندر بہ۔ اور اندریوں کے ارتہ کے منکرش ہے جو
گیان وہ گیان اور سے۔ آتا۔ محسوسات اور محسوسات کے انحال انجام دے ہونے
سے جو گیان ہوتا۔ وہ خاص قسم۔ کا گیان اور چا گیان ہے انپس میں جو نا گیان مین جس سے
آتا کی ہستی کا طم ہو چکا۔ دیکھا جاتا ہے۔ نتیجہ اس تمام پرک کا حسب لینی ہے۔ ۱۔ واقعی آتا
کارن اور گیان کا یہ ہے۔ ۲۔ باوی النظر مین معلوم ہونے اور کسی اختلاف نہ ہو فیہ تعلقت مین
۳۔ اسی وجہ نمبر سے اکانٹ مین۔ نہ گیان آتا کا نشان ہے۔ ۵۔ ایسا یاد کرنا کہ
مین نے جبکہ پہلے دیکھا تھا اب اسکو پس کرتا ہے تہا ہوا ایک ہی کرنا گیان کا اثر آتا ثابت ہوتا ہے

سو ترنیر اپنی آتما میں ورثہ لگیا کر دیتی ہو مگر پروردگار اور لوزی پر انما
 ہو نہیں لنگ ہے۔ پروردگار اور لوزی جو اپنے آتما میں بیش نظر کر جائے ہوئی وہی نشان
 اسکا ہے کہ ایسی ہی پروردگار اور لوزی دوسرے کے آتما میں ہوتی ہے اور جو آتما ہر جسم میں اور لوزی
 کے جسم میں ہے۔

تیسرا ادھیاء کا دوسرا حصہ شروع ہوا

تمہید۔ تیسرا ادھیاء کے پہلے حصہ میں آتما کی پہچان کیلئے سب دروہوں کے اصلی وبالائی دروہ
 کے کتبہ بیان ہوا ہے۔ سچے سچے حصہ میں آتما پہچاننے کے دو گاروہین سے پہلو میں لینی۔

دل کی صفات سے پہچان کی جاتی ہے
 سو ترنیر۔ آتما اور اندریوں کے سن کرشن ہو نہیں گیاں کا بھاؤ
 ابھار من کا لنگ سے۔

آتما اور محسوسات کے افحال میں باہمی کشش ہو نہیں گیاں کا ہونا یا نہ ہونا دل کی توجہ کا نشان ہے
 یعنی تمام محسوسات بذاتہ خود اپنا فضل نہیں کرتی بلکہ دل کی توجہ سے اور دل کی توجہ میں آتما کی
 قوت شامل ہوتی ہے لیکن۔ دل کو تین حالتیں ہیں کہ ایک ساتھ تمام محسوسات پر توجہ کرے بلکہ جب
 جس جس پر توجہ کرے تب وہی حسن اپنا فضل کرتی اور اسی حسن کو فعل کا گیاں ہوتا باقی حسن
 بطور بیکار کے رہتی کہ وہ کوئی اپنا فضل کر سکتی نہ اس کے فعل کا گیاں ہوتا لگس کا ہونا ہونا دل کی
 توجہ کا نشان و باعث ہے البتہ دل بچل اس درجہ کا ہر کم سے کم عرصہ میں سب محسوسات پر توجہ کرتا
 شمار دانت سے کچھ جو ایک قسم کی شیرینی ہے۔ کتر تو دل کو اس کھلا کے۔ رشید۔ پریش۔ روپ
 رس۔ گندہ۔ یا چن محسوسات کے گونگ کو ایک ساتھ فوراً جان لیتا ہے۔ یا کوئی شخص والا
 ہاتھ میں لیکر جب کر رہا ہے تو دل ایک ساتھ۔ الا کے دانہ کی شمار رہا ہونا پندرہ کے پندرہ
 منتر کے مطلب سمجھئے۔ اور الزبہ کے ذہیان وغیرہ پر توجہ کرنا عوامی زبان انسی ایک ایک
 دانہ کے عمل کی حالت میں اندر میں اندر اللہ اللہ اللہ کی بات کا حیل کرنا رہا ہے

چنانچہ اسی دل کی چیلید کے مستقل کر کے لئے کرم۔ اور گیان ہے جن سے مستقل ہی رہتا ہے
سو ترمب ۲۔ اوسکا۔ یعنی لگا، درو ہونا اور نت ہونا و ایو کی سمان ویا کیات ہے
 جس طرح والد ہوا، ایک شے بے زوال کا ہونا دوسرا دیرا دوسرے جگہ ہوتے ہیں۔ ۱۲۔ ۱۳۔ جن
 کہا گیا اوسی طرح۔ دل ہی ایک شے ہے نہ ال ہے۔ اور جیسے ہوا لگن اس تیسے دل کا لگن۔ محسوسات کے
 افحالون کے معلوم کر دیا ہے اور جیسے شبد وغیرہ یا چون خام کے جاننے اور برتنے کے لئے دستون جس الدین
 تیسے سکھ دگر کے معلوم کر کے لئے اور اپنے اوپر عائد کر کے لئے دل ایک آلہ ہے۔ گویا دل گیا رہیوں (اندر یہ ہے
 اور اوسکا مقام اندر قابض ہے۔ یا ہونا ظاہر نہیں کہ مثل محسوسات کے ظاہر اور اوسکا فعل ظاہر ہو۔ دل کا
 بیان ہو چکا اب آگے آتا کا بیان کیا جاتا ہے۔

سو ترمب ۳۔ پرتینون کے۔ یک پد نہ ہونے سے اور گیان کے یک پنہی ایک ہے
 چونکہ شے وہ ہوتی ہو ایک ہو متعدد نہ ہوں ایسا ہی دل ہے۔ کہ جلدتدبیر اور ہر قسم کی حلوات و ہر طریقہ
 ایک ل کے ہوتی۔ ہر تدبیر اور گیان کے لئے سوا ایک دل کے اور کوئی ذریعہ الدین اسلئے دل ایک
 ہے متعدد شے نہیں۔

سو ترمب ۴۔ پراں۔ ایمان۔ نیکہ۔ انیکہ۔ جیون۔ منوگت۔ اندھارتہ و کار
 سکھ۔ دکنہ۔ اچھا۔ ویشیش۔ پرتین ہی آتما کے لنگ ہیں۔ پرتین لگا
 مراتب سندربہ بالا۔ اوس وقت تک ہوتے اور معلوم ہوتے۔ جب تک جسم کے اندر آتما موجود ہے
 اسلئے یہ مراتب آتما کے جسم کے اور موجودگی کا نشان ہے اور جب آتما جسم میں نہیں رہتا تب یہ مراتب
 سرزد نہیں ہوتے جیسے جسم مردہ میں۔ کہ جسم مردہ۔ ۱۔ پراں۔ اوپر کو۔ ۲۔ ایمان نیچے کو۔ ۳۔ منہن آتما جانا
 ۴۔ نیکہ انکھوں کے پلکوں کو نہیں لگتا۔ ۵۔ لگے ہوئے پلکوں کو کہلایا نہیں۔ ۶۔ زندہ ہیں جوتا
 ۷۔ دل کی حرکات سکنا نہیں ہوتی۔ ۸۔ محسوسات کے افحال۔ ۹۔ سکھ۔ ۱۰۔ دکنہ کو معلوم نہیں
 ۱۱۔ کسی امر کی خواہش نہیں کرتا۔ ۱۲۔ کسی سے نفرت نہیں کرتا۔ ۱۳۔ کسی تدبیر کو نہیں کرتا ہے عرض آتما
 باعث حیات جسم اور ان سب مراتب کے عمل ہونیکا سہ اسلئے یہ سب مراتب آتما کے موجودگی اور جسم نشاندہ

کہ ایہ آتما ہے، مگر کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکا کہ دل اور محسوسات سے علاوہ آتما کوئی نہیں ہے۔

سو ترنبتہ لٹس سے الگ ہے۔ چونکہ ظاہر ہی جسم وید اور باطنی قیاسی دونوں قسم کے ثبوت واسطے ثابت ہونے آتما کے متعلق نہیں اسلئے۔ آتما کے ثابت ہونے کو تسلیم کر۔ الگ مقبول ثبوت وید سے۔ کہ آتما کے کہے ہوئے وید میں آتما کا ہونا لکھا ہے۔

نوٹ: اگر اعتراض یہ ہو کہ وید میں لکھا ہے تو پھر شاستر میں لکھتے ہیں کیا غرض ہے اس کا جواب الگ سو ترنبتہ میں۔

سو ترنبتہ میں۔ اس شبد کے تریک سے من وید سے بدھ یضین ہوتا وید میں جو آتما کا ہونا لکھا ہے اس سے یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ کوئی جواب ہے کہ (مین) کہتا وہ میں کیا ہے۔ مگر ایسی اصلیت کو مہاتماؤں نے اچھی طرح پہچان کر شاستر میں مفصل بیان کیا اسلئے شاستر کے اندازان کی ضرورت ضرور پڑی۔ اور وہ مختصر یہ ہے کہ جسم کوئی نہیں کہتا کہ میں جسم ہوں بلکہ ایسا کہنے کہ میرا جسم ہے اور محسوسات اور جسم کے ہر عضو۔ جداگانہ کے۔ انکے دل۔ بنا بھٹیلا۔ انت اور جری وغیرہ فی نام جداگانہ موسوم میں افکی بابت ہی کوئی یضین کہتا کہ میں آنکھ۔ میں کان وغیرہ وغیرہ ہوں بلکہ جیسا جسم کہتے کہ میرا جسم ہے قیاسان۔ سب کی بابت کہتے۔ کہ میری آنکھ۔ میرے کان وغیرہ وغیرہ ہے۔ علاوہ اسکے ہر کسی کا معروفی نام ہی ہوتا۔ یک دت۔ دیودت وغیرہ وغیرہ تو معلوم ہوتا چاہئے کہ تمام جسم کے عضو عشو میں وہ کون ہے جو کہتا ہے کہ (مین) اور وہ یک دت وغیرہ کیسے نام میں۔ سو واضح ہو کہ۔ ہر کسی کا جواب۔ اس کا نام وید میں (آتما) کہا اور سوا آتما۔ آتما۔ وہ پارہ ہے کہ جسکے شیڈا (قوت) سے ہر عضو قائم اور اور اسکی شیڈا سے اور اسکی روشنی میں ہر عضو اپنا اپنا کام کرتے۔ وہی سب کا آتما۔ اور یہی نام۔ آتما سدرج وید۔ اور دینیوی بیویار کے لئے اسی ایک آتما کے یوہرہ شبا جسم کے۔ یک دت وغیرہ شبا نام میں وہی (مین) ہے وہی دین کہتا اور وہی اپنے بیویار نام یک دت وغیرہ سے حیث شاکر تار اور جب وہ نہیں رہتا جب جسم مردہ ہے۔ وہ سب (مین)۔ مبرا۔ معروفی نام وغیرہ اور سب بیویار نیست ابورہ ہوتا ہے مین۔

سوتر نمبر ۱۱۔ یہ دیودت ہون۔ مین یک دت ہون۔ یہ پرتکیش گیان اندر یہ
 جن گیان ہے۔ اگر وہ کہہ جنس کا نام ہو جسے جسم ظاہری یا جسم کے کسی عضو اندرون یا بیرون ظاہری
 باطنی یا کسی اور اعضاء پوشیدہ شے کا نام ہے اور وہ ظاہری خصوصیات کا پیدا ہونے یا ان سے قطع (مین)
 کو کہنا کہ مین دیودت۔ مین جب دت ہون۔ یہ بات نہیں ہے بلکہ وہ تین تینہ کھینچے۔

سوتر نمبر ۱۲۔ ورشٹ اتما مین الوان ہونے سے۔ ایک بھی ورشٹ ہونے
 سے پرتکیش کی آسمان پر تیسہ ہوتا ہے۔ شرح۔ دل سے قبول کئے ہوئے۔ یا دل سے ظاہر
 دیکھ سچے ہوئی سے مطابق ثبوت چشم دید کے۔ ثبوت قیاسی سے ثابت ہے کہ وہ آتا ہے۔ جو (مین)
 کہتا اور یک دت دیودت وینہا وہی آتما کے نام مین اور وہی آتما جاگتی ثبوت سے کہ نیند و غفلت کی وقت
 تو تمام جسم سوہ عضو کے سبب غافل ہوئے۔ یہاں سوکت جو دو سہما شہیں سوتے ہوئے غافل
 کا نام لیکر پکارتا تو اس وقت وہ کون جاگ رہا اور خبردار ہے جس نے اپنا نام نکر۔ اور جاگ کر عضو عضو کو
 غافل سے بیدار ہوشیار اپنے اپنے شے کا فاعل اور جاننے والا کر دیا۔ وہ آتما ہی ہے

سوتر نمبر ۱۳۔ دیودت جاتا ہے۔ یک دت آتا ہے۔ اسل پچار سے دیہ مین
 گیان ہے۔ اپنے یا دوسرے کے نام کو کہنا شکار دیودت جاتا ہے۔ یک دت آتا ہے۔ مین لیکن دت مین
 میرا نام۔ شیودت ہے۔ ایسے آپ چار۔ یعنی محاورہ سادہ گفتگو سے جسم مین آتما کا ہونا تحقیق ثابت ہے
سوتر نمبر ۱۴۔ آپ چار تو سن گدہ ہے۔ اگر کوئی کہے کہ (مین) لفظ کا تعلق محاورہ گفتگو مین
 کہیں جسم سے کہیں آتما سے یعنی دو دو قسم کا پائے جائیے۔ مشتبہ ہے۔ اسکی محبت مین لگا سوتر ہے۔

سوتر نمبر ۱۵۔ (مین) یہ دیودہ اپنے آتما مین ہونے سے اور پریش ہونے سے
 ہونا پرتکیش ہے۔ مین کا خطاب اس آتما آلا آپ ہے ہوا کسی دوسری سے یعنی جسم یا جسم
 کے کسی عضو خواہ خاص یا غیرہ سے نہیں ہوتا۔ بدیہ جو ہر جے علیحدہ۔ مین، لفظ آتما کی بابت ظاہر اور
 یعنی ہے البتہ آتما کے عضو ہونے سے سب جو معارفی بدیہ جسم کے ہوا کہ اسیدہ آتما و جسم
 کے باہم علیحدت سے بدیہ جو ہر جے برنام محاورہ دیوی مین۔ لفظ (مین) کا تعلق جسم سے نہیں بلکہ

واقعی تمام آتما کے ساتھ اور ایسا جو کھٹے کہ میں پر بھی غیر ورنہ۔ میں کر سب سے غیر اس میں۔ میں فلان نام والا
عہدہ دار میں۔ نیت مولوی وغیرہ لقب۔ میں تجار۔ میں کارگر ہوں اس کا تعلق آتما سے سمجھنا اور متناظر ہے
آتما کسی ورنہ۔ اس میں۔ عہدہ۔ لقب والا۔ اور تجار۔ کارگر وغیرہ محض بلکہ آتما کی قوت سے اور آتما کی روشنی میں
جو جسم ہے افعال سرزد ہوتے اور افعال کی مناسبت سے۔ ورنہ۔ آتما وغیرہ تعلق میں۔ پس ان سب
جو نے گیان کو پہنچ کر تجھے آتما کا گیان کرنا چاہئے جس سے نکت لے۔

سو تر نمبر ۱۵۔ دیودت چلتا ہے۔ اپسار سے یہ لودہ اجمان دوا شیر۔
پر تیکش انکار ہے۔ جسم کا ظاہر کرنا والا انکار (انانیت) ہوتا۔ چنانچہ ایسا جو کہا جائے کہ دیودت یعنی
فلان شخص چلتا ہے، ایسا کہنا داخل محاورہ انکار کے ہے۔ جس سے جسم ظاہر ہوتا ہے۔

سو تر نمبر ۱۶۔ آپ چار تو سوچ گدہ ہے۔ جیسے نسبت ایک نام آتما و جسم کے سو تر نمبر ۱۱
میں کہی ایسے تعلقات باہم ہیں آتما کے بہت میں اس کے کلام محاورہ انکار متذکرہ سو تر نمبر ۱۵ اشتیہ میں۔
سو تر نمبر ۱۷۔ شیر۔ اور۔ شیش سے۔ یکت اور لیشو تر۔ کا گیان شے
نہیں ہوتا۔ چونکہ جسم ہر ایک کے جاگتا ہے لیکن جیسے ہر ایک جسم ظاہر معلوم ہوتے تھے۔ یک دست
سو تر وغیرہ یعنی ہر ایک کے اندر وہی دہم ظاہر معلوم نہیں ہوتے اس لیے یہ سب آپ چار اندر وہی آتما کے ہر
جسم میں نہیں اس لیے یہ آپ چار شے نہیں ہے۔

سو تر نمبر ۱۸۔ میں کا لودہ مکھڑ لوگ سے شبہ کی سمان تیریک کا بیچارہ ہوئی ہے
آگک خفین ہے۔ اگر یہ افراط ہو کہ۔ میں گورا۔ میں کالا۔ میں سبکی۔ میں دہی وغیرہ واسے الفاظ
متعلق آتما کے ہیں اور اس کا جواب میں سو تر میں کہتے ہیں کہ ایسے کل الفاظ کا تعلق متعلق جسم تک کے ماننا بد کے
ثبوت ثابت نہیں بلکہ از رو۔ ہمدرد کے صحیح امر یہ ہے کہ ایسے نشانات ظاہری متعلق جسم کے ہیں۔ جو
گورا۔ کالا وغیرہ رنگ۔ لبا لہنگا وغیرہ۔ کہ جسم الیافرو ہوتا آتما نہیں ہوتا۔

اور کلمات متعلق باقی جیسے۔ میں سبکی۔ میں دہی جو نظر نہیں آتے تعلق آتما کے ہیں جسم کے متعلق نہیں
سو تر نمبر ۱۹۔ مکھڑ۔ مکھڑ۔ اور گیان کی اتمیت و شیش ہوئی ہے آتما ایک ہے

اگر قبلاً شیار ہون کے کوئی کب کہ جب بعد شیار ہم اوس بعد شیار آتا جسم وار میں یہ کہنا غلط ہے کیونکہ
 جسم کے درم زنگ۔ جسم وار طیر و طیر ہوئے مگر آتما کے درم۔ جو سکد کہہ اور گیان میں وہ جسم میں بطور
 جدا گانہ نہیں ہوتے۔ یکسان ہوتے چنانچہ کہی نیالت سکد کے یکسان لفظ میں یہی اور بحالت سکد کے یکسان
 لفظ میں کہی۔ اسی طرح میں گیانی۔ نیت آریانی۔ کہتا اسلئے سب ہون میں آتما ایک ہے۔ اسکے بابت
 دوسری تمثیل بابت سیالیک۔ دین اور شیار ہون کے۔ اسی اوسیا کے اسی۔ دوسرے سو ترنت۔
 میں کہے گئی اسلئے جسم شیار اور آتما سب ایک ہے۔

سو ترنت ۲۔ پیوستہاں سے انیک ہر اور شاستر سار ہتہ نے
 آتما کا بیان سو ترنت ۱۹ تک ختم ہوا اب سو ترنت ۲۰ و ۲۱ سے۔ ترجمہ دیو کی پیوستہ تمام مطلق ایسے
 عقیدہ کے معتقد صاحب کہتے ہیں سوال کرتا جو واقعی ایک اور نیم وار یعنی علیہ طیر مانتے شیار ہتہ
 جاتے وہی آتما۔ پیوستہ اور پیوستہ کے مقابلہ میں جو ترجمہ۔ پیوستہ۔ ترجمہ ایک ہیں یا پیوستہ وہ جسے جدا گانہ
 ہیں۔ نصف ہاں ایک کا تیرہ کا جواب۔ پیوستہ ترجمہ ایک نہیں۔ ڈھٹے جدا گانہ نہ بیوت شستی وید ہن۔ خول
 کے میں **॥ अति ॥ ब्रह्मसारीविदिनये** معنی اس شستی کے یہ کہ۔ دوسرے
 یعنی ایک حیو آتما۔ دوسرا پراتما۔ جاننے کے لائق میں فقط

جو تھا اوسیا اور اوسکا پہلا حمد شروع ہوا
سو ترنت ۳۔ ست کارن رہت نت ہے۔

ست (برحق ترجمہ) لازوال۔ ست کا کارن (سبب۔ یقین) کوئی نہیں جس سے اسکا ظہور و اہو
 نہت۔ ست اوسکو کہتے کہ جسکا کہی زوال نہ ہوا کسی حالت میں نہوت نہ ہو۔ ایسا ترجمہ ہے کہ انانت
 نہت وہ تھا۔ وہی موجود ہے کائنات کے الودی کے بعد ہی وہی قائم رہیگا اسلئے یہ ترجمہ ست نہت اور
 کارن۔ اور جگت۔ استانت اور کاج ہے۔

سو ترنت ۴۔ کار یہ اوسکا لنگ ہے۔ اوس نت عت کارن روپک نشان کار یہ ہے
نوٹ جیسے ہم اوی کہتے کہ۔ ایشی سے۔ غامز غامزے جگت پیدا اسلئے عت کارن

ایک ایشر ہے مگر صنف شاستہ دہانت عقیدہ ہے اس کے خلاف ثابت کرنا اور کہتے ہیں کہ - ایل مین -
 ایشر - ۲ - جو - ۳ - غلام کے الو - موجود ہے - اور جیسے بدوئہ کے ہستی تیسے بلا پادوان کے
 شے بن نہیں سکتی - اسلئے - اُپادوان کارن والے پانچواں غلام کے الو - ست کارن رہت - ست مین
 جنکا کارج جگت ہے - نشان ہے

سو تر نمبر ۳ کارن کے ابھاؤ سے کاریہ کا ابھاد ہوتا ہے
 کارن نہ ہوا تو کاریہ ہی پیدا نہیں ہو سکتا - یعنی بلا سید کے اسباب نہیں ہوتے اس لیل سے ظاہر کہ
 کارن روپ غلام کے الو موجود نہ ہوتے تو جگت نہیں بن سکتا تھا -

سو تر نمبر ۴ نت نہیں ہے یہ پرت شیدہ بہاوشیش سے ہے
 یہاں غلام کو جو بازوال کہتے ہیں غلطی ہے کیونکہ - پرالو بے عضو سبدا مین موجود ہے اور موجود رہنے لہذا بے
 زوال مین البتہ ادھکا جو شیش بہاؤ - جگت کے پدارتہ (جو اون سے موضوع ہوئے وہ شیش بہاؤ والے
 پدارتہ با عضو جگت کے سبب شیا، بازوال مین -

سو تر نمبر ۵ او دیا ہے - پرالو کارن روپ غلام کو بازوال کہنا - او دیا نامانی ہے
 سو تر نمبر ۶ اینک درووان ہوئی سے مہان دروین تکش مہان
 جو شے - با عضو بصورت مجسم اور کسی - پر مین بڑی - لائق نظر آئی کے ہو وہ شے نظر آتی ہے پرالو مین با عضو
 بے صورت پر مجسم مین بد پوچھ نظر نہیں آئے اسے شے کے لئے پر تکش جوان نہیں توان جوان سے ثابت ہوتی ہے
 سو تر نمبر ۷ درو ہونے و مہان ہونے پر ہی رو کے سنسکار کے ابھاؤ سے
 والو کی اب پندہ نہیں ہوتی - جیسے ہوا - شے - اور بڑے شے نام ہوا کی کوئی شکل صورت نہیں آئے ہوا
 نظر نہیں آتی ہے -

سو تر نمبر ۸ اینک رو کے سموا سے اور روپ شیش سے روپ کی آپ
 لبدہ ہوتی ہے - جس شے مین چند شے شال ہوں اور وہ شے کسی صورت والی ہو - وہ
 نظر آتی ہے -

سو تر نمبر ۹ اوسی پر کار سے۔ رس۔ گندہ سپریش میں کیا کیا ہے
برباد اصول مع سو تر نمبر ۸ کے پانچوں غلام اور ان کے گنوں میں سے ہی۔ اکاس۔ اور اوسکا گن

شعبہ اور گن۔ اور ہوا گن سپریش نظر نہیں آتے

سو تر نمبر ۱۰ اوس کے اہواو سے بھیجا نہیں ہے۔ مندرجہ بالا جنکی صورت نظر
نہیں آتی اور انکا صورت ظاہر نہ ہونے سے معدوم ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔

سو تر نمبر ۱۱ سنگیا۔ پران۔ پرتیکت۔ سنجوگ۔ پتھاگ۔ پرت۔ رپرت
اور کرم روپان درو کے سموا سے۔ نہتر سے پرتیکش ہونیوالے ہیں
جواشیہ انکھوں سے نظر آتے یا پس میں آتے وہ ہیں ۱۔ ایک سے زیادہ شمار ۲۔ ثبوت ۳۔

خاص شے جسم علیہ ۴۔ جو شے کسی شے میں مل جاتی ہو ۵۔ جو کئے کسی شے سے نیا ہو جاتی ہو ۶۔
جو شے کیے ادھر۔ کیے اور ہو ۸۔ فعل ۱۱۔ تعلق پرتیکش پران ۱۲۔ ثبوت ۱۳۔ اور ان اشوں
قسم سے علیحدہ شے ہے وہ نظر و پس میں نہیں آتی ۱۴۔ اور انکا ثبوت تعلق الزام پران ۱۵۔ ثبوت
قیاسی کے ہوتا ہے۔

سو تر نمبر ۱۲ روپ بہت یادارتہ نہتر سے پرتیکش نہیں ہے جو جسم اشیا کی کوئی نظر نہیں
سو تر نمبر ۱۳ اس کے گن نہیں اور دھاو میں سے اندر یہ جن گیاں یا گیاں سے
جن شے میں کوئی صفت اوسکا ہوا گیا جا۔ ایسے اشیا کا جانا جو ذریعہ حس کے ہونا و ملحوظات سب صحیح ہے

ہوئے ادھیاء کا دوسرا حصہ شروع ہوا

سو تر نمبر ۱۴ یہ وہ پرتی ادکاریہ۔ درو شریہ۔ اندر یہ اور یاوشے سینک میں کار
کا ہوتا ہے۔ یہ بالوزدب غلام کے کاریہ میں قسم کے ہو کر میں نام والے کہلاتے ہیں ۱۔ جسم

۲۔ محسوسات ۳۔ محسوسات کے فعالی و شے۔ انکی شے پہلے لکھ چکے ہیں
سو تر نمبر ۱۵ پرتیکش اور پرتیکشوں کا سنجوگ پرتیکش ہونی سے بچا تک نہیں ہے

ایک قسم کے جواشیہ ظاہری۔ جسے ناک۔ پانی۔ شے۔ اور دوسری قسم کے جواشیہ پوشیدہ

جیسے۔ اکاس و ہوا اس رونیہ قسم والوں کا کچا شالی ہوا۔ نہیں ہوتا اس بنا پر۔ جسم میں کوشے ظاہر
اور انکھوں سے نظر آتا۔ پوشہ اسٹا۔ اکاس و ہوا کا اضافہ و اشتغال نہیں اسٹا۔ ظاہری کابنا ہوا ہے
اسلے جسم فتح نہری نہیں ہے۔

سوتر نمبر ۳۔ اون گن کے پرکٹ نہ ہونے سے ترا تک نہیں ہے۔ منہ
تین مخفر ظاہری کے جسم میں بالی اٹھ رس۔ آگ کا گن۔ روشنی۔ یہی ظاہر نہیں مروت ایک نہری کا گن
تو۔ ہے بدینہ جسم شالائی۔ تینوں عناصر کا جی بنا۔ واسطہ ایک خاک مخفر بنا ہوا ہے۔

سوتر نمبر ۴۔ میرتو الخو سنجوگ میرتی شیدہ رست سے لیکر انکھوں کا تہہ تک
سوتر نمبر ۵۔ تین میں لیون اور الفنج دو قسم کے جسم میں۔ تمام اشیاء
کے جسم دو قسم کے ہیں ایک وہ جو۔ جون سے پیدا ہوتے وہ سحر وہ جو جون سے پیدا نہیں ہوتے۔

پیدہ قسم جو۔ سے پیدا ہوتا ہے۔ انسان۔ حیوان۔ جانور آبی و پرنی اور ان کے جسم ان باب میں کہا گیا
فانی سے اپنے ان کے جون سے نکلتے ہیں لہذا وہ مصلحتی اشیاء والے کہلاتے۔ اور دوسرے قسم والے جو

کی جون سے پیدا نہیں ہوتے۔ پاپ کے بغیر سے بنتے ہیں اسلے بے پاپ ان والے ہیں اور ان آیت و غیر
ابتدائی دیوتا۔ اور ۱۔ مریچ ۲۔ اتھری ۳۔ انگری ۴۔ بلہ ۵۔ رست ۶۔ کرک ۷۔ ہرگ ۸۔ دوسرے
۹۔ کرک ۱۰۔ کرکشن ۱۱۔ اسارو ۱۲۔ شک ۱۳۔ مسندن ۱۴۔ سناتن ۱۵۔ سنت کار ۱۶۔

سوانمب مشوبہ ۱۷۔ ست ۱۸۔ جتر گیت۔ رشی مکیا ابتدائی الفی سرشتی وائے اور ایسا
وغیر نام والے تہہ تہہ جو پاک نسل والے کہلاتے۔ جن میں سے خاص دیوتاؤں کے واسطے مگ اور خاص
رشیوں و تہہوں کے لئے۔ مرادہ دترین۔ اور یہی جگ شراوہ و تہہ کے سا ان میں جو۔ جانور
وہ مطلق دیوتاؤں کے۔ جو۔ مطلق رشیوں کے۔ م۔ مطلق رشیوں کے شامل ہوتے۔

اور پہلے قسم والوں کے جسم پانچ کے ہوتے۔ ۱۔ جرائع ۲۔ جک ادیر وقت پیدائش کے میر شکم اور سے
قدی۔ ۳۔ سوا آنا جنین انسان و جو پاپ وغیرہ۔ ۴۔ وٹج۔ جو شکم اور سے آنا انکھ اور بعد میں پیرٹ
اثر سے مرث ہوا جسم پیدا ہوتا۔ جن میں پرنہ جانور اور سانپ وغیرہ۔ ۵۔ اوکج جو زمین کو بعد میں پیرٹ

دکلتے اس میں تمام نباتات ہے۔ چوتھا۔ سیّدج۔ جو کہ یہ سید پیدا ہوتے ہیں ایک۔ جون کھٹل
دیگر اس طرح تمام دنیا میں پانچ قسم والے اجسام قرار پاتے ہیں۔

دیوتا رشی تیرہ جراج ارجی۔ سیدج دوسری تفصیل یہ ہے کہ سیدج
ایک اوج قسم والے غیر مفقودہ جانے پہرے ہیں۔ باقی چار قسم والے فقور جو پختہ ہوتے ہیں۔

سو تر مہیشیت ویشا۔ اور ویش پوروک نہ ہونے سے۔ یہاں
لائی ہیں ہے کہ بدن ویش۔ کال۔ یعنی بلان باب اور جونی اور بلانج کے اجسام کی پیدائش
یہ تہت سے کہ۔ الونج والے کل دیوتا۔ رشی۔ تیرہ اور یونج والوں چار اقسام جراج وغیرہ میں سے۔

سیدج۔ ایک جون پھر کھٹل وغیرہ بلان باب بلا جون۔ بلانج کے اجسام پیدا ہوتے ان سب میں تہت
نے یہ انتظام مہین رکھا ہے کہ نہایت چھ اور نہایت تیرے فعل کرنا والے جون بے مان بے باپ
کے اور واسطہ کم کرنا والے۔ جون مدان۔ باب اور لطف سے پیدا ہون چنانچہ ان افرال فکر میں تمام اجسام
دیوی اور الونج میں نہایت چھ افعال کے نتیجہ سے ظہور پذیر ہوتے۔ دیوتا رشی تیرہ اور نہایت ناقص
افعال کے نتیجہ سے ظہور پذیر ہوئے۔ ایک جون کھٹل۔ پھر۔ وغیرہ پیدا ہوتے۔

سو تر مہیشیت ویشا۔ ان مالدی سرشتی والوں میں نیک افعال زیادہ
ہوئے الونج سنگا ہے۔

سو تر مہیشیت ناموں کے ہونے سے۔ سر تیون اور شسترون میں ان پرچ وغیرہ
الوی سرشتی والوں کے نام نہرچ ہیں۔

سو تر مہیشیت ناموں کے ہونا ہونے سے۔ وہ میں برہم سنگا۔ اور دیو سنگا اور دیون
سندھ میں لہٹا میں اونکی تعظیم شیدوں نے کر کے پرچ وغیرہ کو برہم سنگا میں اور دیو سنگا میں اور
دیو کو شاستر و سر تیون میں درج کیا۔ سب سے پہلے ہی الونج۔ الوی سرشتی اور ان میں ہیں۔ پہلے رشی
کیسپ رشی سے دیوتا۔ بعد میں سرشتی پیدا ہوتی ہے۔

سو تر مہیشیت الونج اہتیت سے۔ جو جو صدر الونج خلقت میں ہے۔

سو تہمتیں "وید کے لنگ سے بھی اسکی بابت وہ کی شرعی - شرعی پرکار کا نہیں
 بہت میں سب خیال طوالت نہ لکھنا تاہم ایک شرعی وید کی لکھی جاتی وہ یہ ہے -

॥ यो ब्रह्मसां विदधाति पूर्वयो वेदाश्च प्रहिरोति तन्मे ॥

॥ तं ह देवमात्मबुद्धिः काशं मुमुक्षुर्वैशाखामहं प्रपद्ये ॥ अति ॥

معنی : اے رب وید کا کہ یہ ہیں - کہ جو پہلے کلب کی ہڈی میں برہما کی کو پیدا کرتا ہے اور جو برہما کی
 پیدا کرتا ہے - ایسے برہما کی کے عقل میں ویدوں کو ظاہر کرتا ہے اور آتم سرپ پر کا نشان دیو پر برہم شرن کو
 میرا شود انسان - نوکش دینا سے نجات پانے والا - پراپت ہوں -

نوٹ : سو یاد رکھو برہم اشتر نام والیکے دوسرے دو نام والے ہیں ایک شتو - دوسرا روہر شتو
 سہا دیو ہیں انادو کی شکتی (قدرت) اناد ہے اور سو یاد رکھو برہم نے اول برہما کو پیدا کیا اسکے
 بعد برہما نے پہلے مانوی پر مبنی خلقت پیدا کی بدینہ جہرہما کی ہی اشتر کوئی میں شمار کئے گئے مگر سوچئے
 کہ برہما کی انادی نہیں پیدا شدہ (۱) - لنگ مت (مذہب خاص بہت کھنڈین) برہما کی کا پوجن
 نہیں انادی - وشنو - شتو - شکتی کا پوجن متعلق سو یاد رکھو برہم پوجن کے ابتدا سے جبک چلا آتا
 اور اسی بنا پر - ویشنوی - شتوئی - شاکتی - یقین مت میں - چونکہ وہ برہم کی کو نظر نہیں آتے لہذا
 انکے - لنگ (نشان) کی عبادت جاری ہے اور وہ لنگ اوکھا - پانچون عناصر مادہ پیدائش عالم
 میں - اس بنا پر - پانچ قسم سے سو یاد رکھو برہم کے لنگ کا پوجن جاری ہے - ۱ - اکاس لنگ
 شبد - یہ وہ پوجن ہے جو انادیشید یا بدینہ ترون اور استوترون کے ہوتا - ۲ - والو کا لنگ پانچ
 پران یہ وہ پوجن ہے جو بموجب پنجی جوگ شاستر کے پرا نام کیا جاتا - ۳ - تیج کا لنگ - یہ
 وہ پوجن ہے جو گنگاں پر تیر کیا تا پنج گائی تپ کہا جاتا - ۴ - جل کا لنگ جل - یہ وہ پوجن ہے کہ
 آدم قبل کے اندر دریا میں گھرے ہو کر اشتر کا دیان کہا جاتا یا کسی گھٹ میں شبد جل شل گنگا جل
 وغیرہ کے برک پوجن کہا جاتا یا سہسوارا شان - ۵ - برہموی کا لنگ - مٹی - پتھر - جاہرات سونا
 وغیرہ معینیت جو مٹی پوجن کہا جاتا - یہ سب اشتر کے لنگ کی پوجا ہے اور سی وید کی شرعی

ظاہر کہ اس میں سو ایک ہر تہ کی عبادت سے درجہ بندہ نکلتا ملحق ہے اور تنگہ انسان وہی ہے جو موش کی اچھا والاہ
پس منکر بندہ۔ ابہر پس اور سوچ نفذ مکش و نوع انسان کا ہے۔ واضح رہے کہ اس موقع پر جو بحث طوالت کے مترجم نے شروع
کیا وہ کوہرا نہیں لکھا۔ یہ ترجمہ و دہائیہ شامہ تہذیب و عادت نے کل مہر شہی پر کارہ ترکیب پیدا اللہ عالم کو بلحاظ
مغیرہ نسبت کے مفصل کل بحوالہ کی شہرت و ان اور بہرہ بہرہ و تہذیب کے لکھ کر شال جلد و دہائیہ شامہ کر دیا ہے
موقع پر وہ زیادہ لفظ طلب ہے۔ فقط

یا پانچوان اور سیاہ اور اسکا پہلا حصہ شروع ہوا
سو ترنمبہ آتما کے سنجوگ اور پر تہ تہ کرم ہاتھ میں ہوتا ہے۔ تدبیرات میں
اتما کی سیاد و قوت شال ہو تب ہاتھ سے فعل ہوتا ہے۔ بہر جس درجہ کی قوت اور جیسی تدبیر ہو۔
سو ترنمبہ تیسرا ہاتھ کے سنجوگ سی کرم ہوتا ہے
سو ترنمبہ آپ گہات سے آت میں کرم و سول ادین کرم پر تہ تہ ہونے سے ہاتھ کا
سنجوگ کارن نہیں ہے

فعل و طرح سے ہوتے ایک مدنی جو تہا میرا و نکدلی سے ہون جسکو سو ترنمبہ میں کہا وہ فعل نظر نہیں
آتے مگر اسکا معلوم ہوتا ہے دو سے میری از قسم و سنگاری جسکو سو ترنمبہ میں کہا وہ فعل اور اسکا مگر
دو لفظ نظر آتے ہیں جنہا پر اس سو تہ تہ پہلے قسم کے افعال کا بیان ہے کہ اپ گہات یعنی چوٹ یا تہہ کے
جو فعل ہوتا اور میں ہاتھ کارن نہیں ہے۔ اگر کہو کہ وہاں کو ٹنے میں ہاتھ کارن کیون نہیں ہے۔ اسکی اعلیت
بہرہ کہ وہاں بذلیہ و سول کے کوٹے جاتے۔ علی ہذا لکھی و غیرہ بذلیہ و سول و غیرہ اوزاروں کے جیلی کالی جاتی
و ایسے موقع پر ہاتھ کا سنجوگ کرم و سول یا سول و غیرہ اوزاروں سے ہے کہ ہاتھ سے ہتھیار اوزار یا وہاں لکھی پر
اس آواز کی ضرب و کمانی گرا و کھلی ہالکری کا سنجوگ ہاتھ سے نہیں ہوتا کہ ہاتھ وہاں ہو چکر کوٹ چلتا ہو بلکہ کھلی
پلٹے و غیرہ کا کام اوزار کا ہے جو وہاں لکھی و غیرہ سے جسکا سنجوگ ہوتا پس ایسے موقع پر آواز اور تہا میرا سنجوگ
ہاں ہے ہاتھ کارن نہیں ہاتھ مٹا وانا و تھاہکا کارن ہوتا۔

سو ترنمبہ تیسرا ہاتھ کرم میں آتما کا سنجوگ کارن نہیں ہے۔

اس سوتر میں دوسرے قسم کے افعال مندرجہ سوتر نہیں۔ کیا یہ سوتر کا جو خن سحر ہاتھ کے ہیں اور خن
آتما کا سنجوگ۔

سوتر نمبر ۱۔ اپ گہات اور موسل کے سنجوگ سوا ہاتھ میں کرم ہوتا ہے۔
غہ کے۔ کوٹنے میں جہاننگ موسل اوٹھایا مارا بار بار جانا وہاں تک ہاتھ کاٹن ہے جسکا موسل سے سنجوگ
ہے اور آتما کاٹن نہیں کہ آتما موسل کو نہیں اوٹھاتا نہ موسل خود بخود اٹھتا ہے۔

سوتر نمبر ۲۔ آتما کا کرم ہی ہاتھ کے سنجوگ سے۔ جو کرم متعلقہ قسم اولیٰ آتما کے ہیں
وہ کرم ہی۔ آتما کا ہاتھ سے سنجوگ ہونے پر ہوتے۔ آتما۔ کسی کرم کا کرینا لاہنیں جیسے کہ ہاتھ میں آتما کی
سیا (قوت) کا سنجوگ ہے۔ ورنہ بلا ہاتھ کے قوت اور بلا قوت کے ہاتھ بیکار ہے۔

سوتر نمبر ۳۔ سنجوگ کے ایہا و میں گرت سے پرتن ہوتا ہے۔ بعض فعل جو
بلا آتما داتہ کے سنجوگ کے خود بخود ہوجاتے۔ اور میں بہاری پن کاڑی ہے۔ جیسے درخت سے پکا ہوا
پہلے کہ جب پہلے پک کر بہاری ہو جاتا تو بہاری پن سے پہلے زمین پر گر جاتا ہے اور سکو ہاتھ سے گرانے اور داتہ
میں آتما کے قوت کی خدمت نہیں ہوتی۔ بہاری پن سے دالی میں اوکے تھے رہنے کی قوت نہیں ہوتے۔
سوتر نمبر ۴۔ پریرنا و شیش کے ایہا و سے نہ اوپر کی طرف نہ ترچا کون ہوتا ہے
گرنا او سکو کھٹے کا اوپر سے نیچے کو گرنے جیسا درخت سے پہلے۔ اور چلنا او سکو کھٹے کو نیچے سے اوپر کو ماسید
خواہ دایین بائین خواہ پیچھے کو پیچھے۔ چنانچہ اس سوتر میں اوکھا بیان ہے کہ جو چلائے جاتے۔ جیسے کمانے تر
بندوق سے گولی۔ اوکی بابت کھٹے میں کہ اوکے چلانے میں جس قدر قوت دی جاتی اور جھپٹ پڑے جاتے
اوسی قدر دور اور اوسی طرف ترچوڑھ جلتے اور جب وہ قوت دے ہوئی نہیں رہتی تب ہی نشانہ نہ پریا
نشانہ سے آگے یا نشانہ کے نہ پونچھے تک ہی دھن کے دھن جہاننگ ہو چکے لگاتے ہیں پر وہ اوپر۔ دایین
بائین وغیرہ طرف نہیں جلتے

سوتر نمبر ۵۔ پرتن و شیش سے نو دن ہوتا ہے۔ اوکے چلانے میں قدر
تیز زیادہ ہوگی اور قدر دور زیادہ ہوگی۔

سو تر نمب ۱۰ لودن و شیش سے اور کوشش پہنکنا ہوتا ہے اور کسیرت یا زیادہ دور پہنکنے کے لئے ترکیب کی قوت زیادہ درکار ہوتی ہے۔

سو تر نمب ۱۱ باتہ کے کرم کی طرح بالک کرم و یا کمیات سے۔ جیسے باتہ سے کئے ہوئے کرم کا بدلہ۔ کہ باتہ نے اپنے ارادہ سے موسل تیر گولی وغیرہ چلانے کا فعل نہیں کیا نہ موسل وغیرہ خود بخود اپنے ارادہ سے چلے بلکہ چلانے والے کے ارادہ سے باتہ نے موسل تیر گولی۔ گا وغیرہ چلانے اسلئے اونکا بدلہ۔ ثواب و عذاب کا۔ باتہ اموسل وغیرہ کو نہیں مانتا۔ جس نے خواہر وارادہ سے وہ فعل کیا وہ ثواب و عذاب کا بدلہ یا تائید نہ نادان بچہ جو باتہ پانو وغیرہ کو بلا کسی خواہش کے چلاتا وہ بچہ بھی اذن افعالوں کے بدلے ثواب عذاب کو نہیں پاتا کیونکہ جب وہ کسی خواہش سے فعل نہیں کرتا تو ظاہر کہ اس نے کوئی فعل ہی نہیں کیا۔

سو تر نمب ۱۲ تیسے ہی و گدہ اور دسپھوٹن مین۔ اسکی شرح مین چند تھیں مین جیسے۔ نمبر۔ کسی شخص کے آگ سے جلنے سے پسو کا پیرے اور شدت اور دین وہ باتہ بالو چلاتا چمکتا وہ باتہ وغیرہ چلانیکا فعل بھی نادان بچہ کی طرح اسکو ثواب عذاب کے بدلے دینے کا کارن نہیں ہوتا کہ حالت مجبوری و غفلت مین وہ فعل ہوا۔ نمبر۔ مردہ کے جسم مین چلائے وقت پسو کا پیرے تو مردہ کے چلانے اور پسو کا پیرنے کے بدلے ثواب و عذاب چلائے تو الہامی نہیں کہ وہ فعل لازمی حکومہ شاستر کا ہے۔ تیسرا۔ آت تا ہی۔ کا چلانا اور اس کے پسو کا پیرنا۔ اتنا ہی اسکو کہتے مین کہ ہر قسم کے فعل خدر ج ذیل مین سے کسی قسم کا فعل کرے شاستر مین حکم ہے کہ لکھ کر لکھ کر۔ اول۔ جو کوئی کیے کہ مین آگ لگاوے۔ ۲۔ لیکوز نہ کر لگاوے۔ ۳۔ سواہ موقع جنگ شاستر متعلقہ فوج کے لیکو اختیار سے مارے۔ ۴۔ چھوڑ۔ جیسا کہ عورت پہ مین لی۔ ۵۔ جیسا کہ بائرب و غا سے کہہا کہیت۔ زمین مکان چھین لیوے۔ ایسوں کے لئے راج نیت مین نہرا جن کشی کی ہے

سو تر نمب ۱۳ پر تین کے ابھا و مین سیت۔ کا چلن کرم ہوتا ہے جیسے کوئی شخص۔ سونے مین باتہ بالون وغیرہ کا فعل کرے وہ افعال بھی ثواب عذاب کا کارن ہوتا ہے

سو تر نمبر ۱۲۔ والیوں کے سنجوگ سے ترن میں کرم ہوتا ہے۔
 لوٹ۔ سو تر نمبر ۱۳۔ اس حصہ میں جو وہ فعل کہہ جو انسان نہر لیجہ جسم کے کتاب
 وہ افعال کہتے کہ جو سولہ انسان کے اوروں سے ہر روز ہوتے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ہوا کے سنجوگ سے
 نکلا۔ کپڑا وغیرہ ارجاتے یا درخون کے پندہ رشاع بلکہ ہر سے درخت گر جاتے۔ جسم وغیرہ ارجاتے
 اوں افعال کا بدلا یا نوا کوئی نہیں ہے۔

سو تر نمبر ۱۵۔ من کے چلنے۔ سو چوں کے سر کئے یا سنگمہ چلنے میں
 اور شٹ کارن ہے۔ جیسے۔ سوئی مقناطیس پتھر کی کشش سے سرکتی یا مقناطیس
 کے سامنے کی طرف کوڑھتی۔ خواہ بذریعہ تر کے جو من وغیرہ چلتے اونکا کارن کشش وغیرہ نظر سے معلوم
 نہیں ہوتا۔ پوشیدہ رہتا ہے۔

سو تر نمبر ۱۶۔ انیک ایک ساتھ ہونیوالے سنجوگ و شنشوان میں کرم
 کے ان ہونے میں مصیبت ہے۔ تیر وغیرہ جو پلائے جاتے وہ جس قدر دور تک
 پہنچیں اونکے اوس قدر دور تک پہنچنے کا فعل ایک م سے ایک ساتھ انجام پذیر نہیں ہوتا بلکہ حقدیر
 دور وہ چلے وہی فاصلہ۔ بال بال بہر تک پہنچ رہتا ہوا ہوتا ہے۔ مطلب کہ چند افعال ایک ساتھ نہیں
 سو تر نمبر ۱۷۔ بان اکر م لوڈن سے ہوتا ہے اور اکر م سے کر گئے۔
 بان بیگ روی سنسکار سے او تر تھا ایک ایک سے او تر کرم ہوتا ہے
 مثلاً چلانے تیر کا ابتدائی فعل تھا وہ چلائے تیر ہی جسم ہو جائے چلانے سے رکان خالی ہو گئی اور
 تیر مل دیا اگر اس کے چلنے کے فعل کا نتیجہ بعد میں نکلتا ہے کہ جس طرح پروہ لگا اور جسے لگا اور کھٹا ہوا
 اوسکا کادن میگ ہے یعنی تیر کی چال اور چلانے کی قوت دینے سے ہے۔

سو تر نمبر ۱۸۔ سنسکار کے ابہاؤ میں گرت سے تین ہوتا ہے
 چلائے نے حقدیر تیر وغیرہ میں قوت دی اوس قوت کے اندر سے ہر خالی تیر کا ابہاؤ نہیں
 رہتا بلکہ تین میں سے گرتا ہے۔

یہاں تک وہ کرم بیان ہوئے جو غیر وغیرہ غرضی روحوں کے مین اگلے حصہ میں انسانوں کے کرم وغیرہ کھتے ہیں

پانچویں ادسیا کا دوسرا حصہ شروع ہوا

سو ترنبہ ۱۔ یہ میرنا سے اب گہات سے سنجکت سنجوگ سے۔ یہ ہتوی مین کرم ہوتا ہے

یہ ہتوی مین تین طرح سے فعل سرزد ہوتا ہے۔ ۱۔ تحریک سے جیسے بالن وغیرہ اگنی کی تحریک سے۔ ۲۔

اب گہات۔ جیسے کوٹاری وغیرہ کی حرکت سے۔ ۳۔ سنجکت سنجوگ جیسے گہوا جڑے ہوئے کے رسی کے سنجوگ سے

رہتہ مین کرم چلتے کا۔

سو ترنبہ ۲۔ اینک و غیش سے ہوئے کرم۔ اور شٹ کارن سے ہوتا ہے

افضل مذکور کے علاوہ جو فعل ہوتے اوکا کارن (سبب) پوشیدہ سا اور زیادہ محنت سے ہوتا نذر زمین

کا کارن ساد بارن ہے۔

سو ترنبہ ۳۔ سنجوگ کے ابہا و مین گرت سے چلو نکا پتن ہوتا ہے، شرکت کے

کا لحد م ہو جائیے بوجہ بیماری مین کے بانی گرجا تا ہے۔ جیسے بادلوں سے۔

سو ترنبہ ۴۔ حل کے دروت سے بہنا ہوتا ہے بانی بہت پیلا ہونسی بھاتا ہے

سو ترنبہ ۵۔ ناری۔ والو کے سنجوگ سے جل کے اروضہ کو کراتے ہیں

سورج کے شعاعیں ہوا کے ذریعہ سے۔ بانی کو اوپر کی طرف بانج آسمان کے چڑھاتے ہیں۔

سو ترنبہ ۶۔ فودن۔ پیشین۔ سنجوگ۔ مین طرح سے، بانی کی بھٹال

میں۔ ۱۔ ہوا کی ضرب تحریک۔ اور ہوا و سوج کی کرن کے مشرک ذریعہ کے راستہ سے اوپر کو

چڑھتا۔ ۲۔ جل کے ذوا پر فراہم ہوئے سوج وغیرہ کی گری سے متفرق اور بیماری سے ہلکا ہو کر

پڑ جاتا اور بات ہو کر اوپر چڑھ جاتا۔ ۳۔ سہی پانی سے جگر پوت اور بھاتا اور بھٹا ہوا بھٹے لگتا۔

سو ترنبہ ۷۔ برکشون مین حل کا اہم ترین۔ اور شٹ کارن سے ہوتا ہے

جڑیں بانی دھابا جو خون کے رنگ لگ مین حرب ہوتا وہ اینک قدرت سے جاتا ہے مین

سو ترنبہ ۸۔ حل کا گہات اور پہلنا بیج کے سنجوگ سے ہوتا ہے۔

اکاس کے مہانچ سے واسے چلی یانی بادلوں میں تہا تہا زیادہ جگر برف واد الجھا تا۔ اور پھر وہ برف واد لار میں بر گرا ہوا سورج و غروب کی گری سے گیسل جاتا۔

سوتر نمبر ۹۔ شنین گہور گرج لنگ ہے۔ یانی کانہو ناگر جنادلوں میں اکاس کے چلی بجلی کی گری کا نشان ہے۔

سوتر نمبر ۱۰۔ نیکر بھی ہے۔ یانی کی ہوسہا جو سیانک بیان ہوئی سندر جہا سوتر نمبر ۱۱۔ جلوں کے سنجوگ سے اور میگہ کے مہاگ سے،

یانی میں ہوا کی سہ تیج کے ضرب شامل ہونے۔ اور بادلوں کے پاش پاش ہونے کے گنے کی آواز ہوتی ہے سوتر نمبر ۱۲۔ پرتھوی کرم کے سمان تیج اور وایو کا بھی کرم ویاکیا ہے۔

سوتر نمبر ۱۳۔ آگ کے شعلہ کا اوپر کو جانا اٹھنا۔ ہوا کا تہا چا چا اور غما کے لود کا اوہن کا اجلائی کرم جو روز نزلہ کے ہوا۔ ان سب کا کارن آتما قدرت سے جو نظر نہیں آتا۔ اور معمولی آگ کے چلنے۔ ہوا کے چلنے وغیرہ میں اونکا کارن ظاہری ہے جو نظر آتا۔

سوتر نمبر ۱۴۔ صاہتہ کے کرم کی سمان میں کا کرم ویاکیا ہے۔ جیسے اس میں آہن اور ہوا کے پہلے حصہ کے سوتر نمبر ۱۵۔ میں باتہ کے کرم کا بیان ہوا ہے سن کا کرم ہے کہ بدون آتما کی قوت کے دل حرکت نہیں کر سکتا نہ بدن ٹھیک دل کے کوئی جس جس جود اپنا فعل کر سکتی ہے۔

سوتر نمبر ۱۶۔ آتما۔ اندریہ۔ سن۔ اور اہر تہہ کے سن کرشن سے سکھ سکھ ہوتا ہے۔ فعل ہو۔ آتما۔ اندریہ۔ دل کے اشتراک سے اور فعل کا نتیجہ سکھ سکھ ماننے سے ہوا ہے کہ جس نے اپنے کو فعل کا کرنا لیا نتیجہ یا نیوالا سمجھ کر مغربیہ میں رحمت کی شکستہ معلوم ہوتا اور جس نے نتیجہ کو برا سمجھ کر نفرت مانی اسکو سکھ ہوتا ہے اگر اس نے نتیجہ کو نقدیری مانے کہی سکھ سکھ مہا پات نہ ہو۔

سوتر نمبر ۱۷۔ آتما میں ہوا سے ہوا میں اور سکا ارمیہ نہ ہونا شیریر کے سکھ کا ایسا ہونا سنجوگ ہے۔ جب دل مرث آتما میں متقل رہے اور طلی میں کوئی

اوسکا دہرم سنگھ بکھپ۔ شریع و موثر نہ ہو تو شکہ کہہ نہیں پاپت (عالم) ہوگا
 سو ترنیمب ۱۸۔ من کا دہرم سے نکلنا۔ دہرم میں۔ پرولیش کرنا۔ کہاے پئے
 ہوئے کے ساتھ سنجوگ اورانیہ کاریونین اور شٹ سنجوگ سکرانگئے
 ہوتے ہیں۔ ۱۔ مہیکے وقت دل کا قوت شرکت ویران دہرم سے خارج ہوا۔ ۲۔ اور دوسرے
 جسم کے پیدا ہوئے وقت دل کا سہ محسوسات ویران کئے نئے جسم میں داخل ہونا۔ ۳۔ کہاے پئے
 ہوئے غذا و پانی کے ساتھ بہری محسوسات ویران کے شرکت۔ یہ تینوں امر۔ کارن آمارت شرکت
 سے ہوتے جو آما نظر نہیں آتا۔

سو ترنیمب ۱۸۔ اوسکے اہوا و میں سنجوگ کا اہوا و اوریر اور ہوا و نہونا موکش ہے
 ۱۔ دل کی لپٹی جب سنگھ بکھپ میں نہ ہے۔ ماتب سخت۔ پچلے۔ اگلی۔ حال کے لئے ہوئے
 پراریدہ جو تین قسم کے کرم کے نتیجہ کے ملنے کا۔ اہوا و ہونا کار۔ تینوں قسم کے کرم کا نتیجہ ہر پانی نہیں
 رہتا۔ ۲۔ پھر وکھ کا عائد نہ ہونا۔ کہ اون دونوں وجہ سے پھر وکھ عائد نہیں ہوتا۔ اسکا نام موکش۔

(دینا سے نجات) ہے۔ سو ترنیمب ۱۹۔ درجہ۔ گن۔ کرم کے سدھات کے بروہہ دہرم ہوئے تھم۔ اہوا و
 تھم۔ جسکے لغوی معنی اندھیرا اور اسطلاحی معنی گیان (ادویا۔ لائلی۔ نادانی) کے ہیں۔
 کوئی شے نہیں کہ۔ ادویا ہو جانے پماندھیرا۔ وویا۔ علم ہو جانے سے۔ ادویا بے علمی۔ گیان
 ہو جانے پر اگیا نادانی۔ سدوم ہو جانے چوکر کرم کے تعلق۔ ۱۔ کارن (وجہ)۔ ۲۔ پرتین (تدبیر
 ۳۔ لون (نما و ہونا)۔ ۴۔ اہم گہات (دوسرے کی ضرب عائد ہونا)۔ ۵۔ گرتن (بادی
 ۶۔ زروٹ (پراثر ہونا) جبہ سنسکار چہرہ اتب مفسر میں او تھن سے۔ تھم۔ میں کوئی غرا
 نہیں لہذا اون مراتب کے خلاف ہوئے۔ اندھیرا۔ ادویا۔ اگیان کوئی شے نہیں ہے۔

سو ترنیمب ۲۰۔ تیج کا آن درو سے اورن ہوئے ہی۔ (وجہ متذکرہ مذکور
 سے طبع جتنی شے بلوغ و فرو کے کسی شے سے ڈھک جانے سے ہی انہیں ہونا واقعی انہیں کوئی

سوتر نمبر ۲۱ - دسا - کال - اکاس - کرایاوان - درو والون سے ہوا

وہم واسے ہونے کرایا بہت ہیں - جیسے - دسا - (اطراف) - کال (وقت)

اکاس (ظلم) - پانی - آگ - خاک - باصورت والون کے خلاف - بے صورت - بے عضو

ہونے سے - صورت والون کی طرح کسی فعل کو نہیں کرتے تیسے آتما کسی فعل کا فاعل نہیں ہے -

سوتر نمبر ۲۲ - ایسے ہی یعنی شل - دسا - کال - اکاس کے فعل اور صفت

یہی بصورت اور عضو الیہین

سوتر نمبر ۲۳ - کرایا بہت والون کا سموا کر مون سے لورتے - (جو فعل نہیں

وہ فاعل نہیں ہوتے -

سوتر نمبر ۲۴ - لیکن گن اسموار کارن سے - بے صورت بے عضو والی اور

متحد سبب والے نہیں ہوتے جیسے آتما کی صفت میں آتما کے ساتھ دل کی شرکت نہیں ہوتی کہ

سوتر نمبر ۲۵ - گنوں کے سامان دسا ویا کہیات - جیسے گن میں تیسے دسا میں

یہی کیکی شرکت نہیں اور دسا بھی بے صورت بے عضو والی ہے -

سوتر نمبر ۲۶ - کارن کے سامان سے - (تھکان کی طرح کل ہی بے صورت بے عضو

کسی فعل کا فاعل نہیں -

چٹا اوسیا اور اوس کا سلا شروع ہوا

سوتر نمبر ۲۷ - بدہ پوروک واک کی رچا وید میں سے - سلسلہ ہوا وید

و مذاب کا بیان ہے اس کے شروع میں وید کا حوالہ دیا کہ وید میں چکر لوانے اوس کا نام - اور جو مذاب

اور اوس کا نہ کرنا کہا وہ لکھا جاتا ہے

سوتر نمبر ۲۸ - برہمن میں نگیلا کرم سدہ پونیکا چنیہ ہے (جو البتہ کا کرم ہے)

نام وید شبراگ - اور وکی قیصر جوشی برہمن نے کی ہوئے کام کا نام وید برہمن پاک ہے چنیہ پانچ

دھن کے پوج کیا جاتا ہے

سو تر نمبر ۳۔ بدہ یوروک دان ہے (خیرات کرنا ثواب اور جائز ہے۔

سو تر نمبر ۴۔ نیسے ہی برت کرہ سے۔ (اسی طرح جائز خیرات لینا۔ جائز ہے

سو تر نمبر ۵۔ ایمہ آتما کے گن انیہ اثامین کارن ہونیسے فاعل کو فعل کا غمرہ

لہذا اسکی عیوض دوست کو نہیں ملتا۔

سو تر نمبر ۶۔ وہ دشت کے بہوجن میں بھین ہوتا۔ نالائق کو خیرات نہیں دینا چاہیے

سو تر نمبر ۷۔ جو ہنسایم پرورت ہوتا وہ دشت ہے۔ (جو جان آزادی

دل آزادی کرنا، وہ نالائق بد افعال ہے۔

سو تر نمبر ۸۔ اوس دشت (نالائق) کے صحبت دوش ہوتا۔ (عیب لگتا ہے

سو تر نمبر ۹۔ اڈشت بین ہین ہوتا۔ وہ دوش عیب۔ لائق شخص کی صحبت سے ہٹنا چاہیے

سو تر نمبر ۱۰۔ پیر دشت میں پرورت ہونا چاہئے (اسلئے بڑے لائق شخص کی صحبت

اختیار کرنا چاہئے اور ایسے کو دان دینا۔

سو تر نمبر ۱۱۔ سم۔ یا۔ ہین میں پرورت ہو۔ اگر پورا لائق نیک افعال نہ ملے تب جو او۔ (طاہر

یاد اسطے کہ ہر درجہ والا لائق وادگی محبت اختیار کرنا اور اسکو خیرات دینا چاہئے محض نالائق سے قطع

پر سب واجب ہے۔

سو تر نمبر ۱۲۔ اس میں۔ سم۔ وشت تین قسم کے دیار کون ہیں

دین کا رخص ویاکیات ہے۔ (اسی طرح جو۔ اول درجہ والا اور وسط خواہ او۔ (سطح کم درجہ

والوں کی دی ہوئی خیرات کو ایسے محض نالائق کی عیوض لینا چاہئے۔

سو تر نمبر ۱۳۔ تیسے ہی برو دھون کا تیاگ ہے۔ جیسے بد افعالوں کو خیرات لینا

اور بد افعالوں سے خیرات لینا منع ہے۔ بد افعالوں جیسے دیگر دنیوی جو ابھی تک کرنا چاہئے۔

سو تر نمبر ۱۴۔ ہین میں کین تیاگ ہے۔ محض نالائق کو خیرات دینی ہے کہ جو شخص

اپنے سے کم درجہ والا اور ایسا کرنا والا جو اسکا ہی ترک کرے۔

سو تر نمبر ۱۳ سم میں آتم تیاگ یا پیر کا تیاگ اچیت ہے۔ جو کوئی نالائق
شخص مانتے برابر کے طاقت رکھتا ہے جسکو یکایک اپنے پاس آنے سے انکار منع نہیں کر سکتے ایسوں
کے ترک محبت کے لئے وہ تدبیر کرنا چاہئے کہ وہ نالائق خود ہی اپنے پاس نہ آوے یہ ہی ممکن نہ ہو تو خود
آؤ ایسوں کے پاس جاوے بہر حال جیسے ممکن ہو انکا ترک واجب ہے۔

سو تر نمبر ۱۴۔ ویشٹ میں آتما کا تیاگ اچیت ہے۔ جو شخص بد افعال زبردست
ہے کسی نہ کسی طرح آپ ہی اوس سے علیحدہ ہو جانا مناسب واجب ہے۔

چھٹے اور ہار کا دوسرا حصہ شروع ہوا

سو تر نمبر ۱۵۔ ویشٹ اور ویشٹ پر یو جین میں ویشٹ کا اہا وین پر یو جین ہے کہ
دنیا میں دو قسم کے قسم ہیں آیتہ جکا غمرہ دنیا میں ہی ظاہر ہو جاتا جیسے۔ کیتی۔ تجارت لازمت وہ تو
متعلق بایش و آتم سر و وجودہ کے ہیں۔ دوسرے جکا غمرہ اس دنیا اور جسم وجود میں ظاہر نہیں ہوتا
جسے۔ جگ۔ جب۔ تب۔ جگ۔ پرن وغیرہ اور جکا غمرہ سرگ سے لیکر مکشن تک کا ہے۔

سو تر نمبر ۱۶۔ ۱۔ ایشتر جی۔ ۲۔ اپا پس۔ ۳۔ برہم پرینہ۔ ۴۔ گر نکل پاس۔ ۵۔
(ا۔ جانا، بھیکس، ا۔ برت روزہ) (جاست کو پرینہ) (بورنگ پس میں)

۱۷۔ برست۔ ۱۸۔ یگ۔ ۱۹۔ دان۔ ۲۰۔ پروکش۔ ۲۱۔ دشا۔ ۲۲۔

(ا۔ جانا، بھیکس، ا۔ برت روزہ) (جاست کو پرینہ) (بورنگ پس میں)

کنتر۔ ۱۱۔ ستر۔ ۱۲۔ کال۔ ۱۳۔

۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔

۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔

۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔

۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔

۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔

اکل حلال نہ ہو شرک ملیگا۔ اکل حلال جو ہم نہ ہو شرک نہ ملیگا۔ دو تو چون تو لوگ پر لوگ تو
میں پیو دی ہوگی۔ غرض شرک کے لئے۔ یہ کام ہونا لازمی ہے۔

سوتر نمبر ۹۔ نہ ہونے میں یہی اہم ہے۔ لیکن اکل حلال نہ ہونے پر یہ کہ اس میں نہ ہو سکیگا اس لئے اکل حلال اور یہ کہ وہ لازم و واجب العمل میں۔

سو تیرینا سکھ سے لگ ہوتا ہے۔ سکھ سے دینیوی میٹھ و عشرت میں اور
جب سکھ زہرے دیکھ ہو تب اوس نوکھ سے نفرت اور پرہیز کی سکھ لٹی کی خواہش ہوتی اسلئے
سکھ میں رغبت۔ نفرت۔ خواہش تین عیب پیدا ہوتے ہیں۔

سوتیر نمبر ۱۱۔ اوسے کے ہونے سے۔ عیش و عشرت میں بہرہ من مستغرق ہونے سے یہی
وہ تینوں نقص عائد ہوتے ہیں۔

سو ترجمہ ۱۲۔ اور شہد سے یہی عیسیٰ خرم کے لقبہ نتیجہ سے ہی منکدر ہوتا ہے۔

سو ترجمہ ۱۱۔ جات و شیش سے پہلی ہر ایک جاندار انسان۔ حیوان کا خامریہ
قدرتی ہوتا ہے جیسے نباتاتی اشیا میں سے ہر سوہ دیو کا کھانے میں حیوان کی اور غلہ یعنی نباتات کے
پل کھانے میں رعب انسان کی خامریہ سے بنتی۔ جیسے باہم۔ گندہ بی۔ بی۔ بی۔ بی۔ بی۔ بی۔ بی۔
و گھوڑا۔ کتا و بزرگے عداوت اور ایک جس میں ہی جیسے باہم کتوں کے عداوت اور باہم کتوں۔

پیشانی کے لیے دقتی مرقی ہے۔

سورہ نمبر ۱۸۔ اچھا اور ویکش اور کوکرم۔ اوہم مین یروت ہون
ایک افعالی میں عہدہ نچر لے کے ایک سے شولی۔ اور وہ افعالی میں افسر نچر لے کے وہ ہے

سوتلر ٹیٹل اس سے سنجوگ بہاگ کو مائے ابرہین خواہش کرتے

سوتہ نمبر ۱۲۔ اتنا گے گن کروین بکس ویاکیا ہے۔ اس سوتہ کے نام ہیں

ایک یہ کہ جوگ ایسا ہی وغیرہ۔ اور دوسرے۔ اور ہم کا پرگیاں وغیرہ اتنا کہ گن کر کم میں اون کے عمل سے جو کوش
 ملتی ہے وہ یعنی شارحان شاستر ہذا کے لئے ہوئے ہیں۔۔۔ دوسرے معنی۔ کہ تمہیں فعل کا فاعل
 کسی شے کا یا نیوالا اتنا نہیں ہے۔ اور اندر یہ دانستہ کرن کے لئے ہوئے افعال کا سا کشتی۔ صرف گواہ
 رہنا یہ اتنا کارم ہے جس جو کوئی ایسا ہو کہ اپنے آتما کو کسی فعل کا فاعل اور غمہ یا نیوالا نہ سمجھے صرف گواہ
 رہے وہ کوش (دینا سے نجات پانا) ہے۔

سالو ان ادسیا، اور اوسکا پہلا شریع ہوا
 سو ترنبتا گن کہ گئے ہیں۔ قبل ازین جوگن (اوصاف) کہے اس ادھیار
 میں وہ شے کہ جاتے ہیں۔

سو ترنبتا یہ تہوی وغیرہ در لون کے گن گندہ وغیرہ ہی درو کے
 انت ہوینے انت ہیں

قدرتی غماص کے الو تو لازوال میں گراؤں نہام کے ادہ سے جو اشیاء عالم موضوع ہوئے وہ سو ترنبتا
 اشیاء عالم بازوال میں کیونکہ مادہ بازوال ہے یعنی الو۔ متعدد ذخیر ہوئے وہ متعدد والو کا ذخیرہ لازوال
 میں رہ سکتا چنانچہ جب وہ ذخیرہ تفرق ہوتا وہ شے نسبت نابود ہو جاتی ہے زانجلہ خاک۔ بانی۔
 آگ۔ ہوا۔ چار عنصر کے گن۔ بو۔ ذائقہ۔ گرمی۔ پس بازوال ہیں۔

سو ترنبتا یہ۔ اسی پر کار سے جو پدارتہ نہت ہیں اون کا نہت ہونا کہا ہے
 جیسے بازوال سے بازوال کا پیدا ہونا کہا اسی طرح جو شے لازوال اون کا گن ہی لازوال کہتے ہیں
 سو ترنبتا یہ حل۔ نتیجہ والو میں نہت ہونے سے نہت ہیں۔ پنجا۔

غماصوں کے الو دن کے بانی۔ ہوا۔ آگ صرف تین عنصر لازوال ہیں چنانچہ اون کے گن ہی لازوال ہیں
 ان ایک ایک نوع کے ہوتے نوع بنوع کے نہیں ہوتے۔ جو تھا خاک عنصر گنہ بازوال ہے لیکن خاک کے
 روپ وغیرہ گن نوع بنوع کے اور وہ آگ سے جگر نسبت نابود ہو جاتے ہیں جو خاک لازوال اور
 اوستا وصف بازوال ہے۔

سو ترنبت ۱۔ تون مین در ویون کے انت ہونیسے انت ہیں جوئے
خود بازوال اسکے دمٹ ہی بازوال ہیں۔

سو ترنبت ۲۔ کارن گن پوروک پتھوی مین پاکج گن ہوتا ہے۔ گ
مین یکے ہونے سے پیدا ہوکر۔ خاک مین دمٹ پیدا ہوتا سو جہ سے بازوال ہے۔

سو ترنبت ۳۔ ایک درو ہو نیسے۔ ایک سے مین رنے والا ہو نیسے مطلب ہے کہ۔
جو کارن کا دارو ہی کارن کے گن کا دارو ہو نیسے کارن گن۔ کارج گن کا پیدار کر نولا ہوتا ہے۔

سو ترنبت ۴۔ الو دمٹ کی آپ لبدہ اور آپ لبدہ منت ویا کیا ہے مشہور
اور سب کو معلوم ہے کہ۔ الو۔ نظر نہیں آتا اور وہ متعدد ملکر الو سے بڑے جسم والا ہوا وہ نظر آتا ہے

سو ترنبت ۵۔ اور کارن بہت ہو نیسے۔ متعدد سے بہت یران پیدا ہوتا ہے
یعنی ایک سے مین چند عضو شال ہوتے اسلئے وہ ظاہر ہوتی اور ایک علیحدہ سے کہلاتی ہے۔

سو ترنبت ۶۔ اس سے بہت الو سے۔ بہت کے تفساد الو سے جس مین برانام کہتی
سبب۔ اور عضو شال نہیں بدینو جہ وہ نظری نہیں آسکتا۔

سو ترنبت ۷۔ الو دمٹ ایسا جو پورا گیان ہے شین شیش کی ہونے
اور کوشش کے نہ ہو نیسے۔ الو مین دیشیتا نہیں کہ وہ بذاتہ خالص بلا شرکت غیر ہے

اور جو غایت کا حیوٹا بدینو جہ الو مین جانتے اور سمجھنے کے لائق ہے دیکھا نہیں جاسکتا اس
نام الو ہے۔ اور الو سے چاروں سب اشیاء سے اول سب اشیاء مین عناصروں کے اول کے

زیادہ زیادہ شال مین بدینو جہ یہ اشیاء بہت ذہن سے کسی وجہ کے جسم والے ہونے لگاتے
مین اور بہت کہے جاتے ہیں۔

سو ترنبت ۸۔ ایک کال ہونے سے۔ صفات مذکورہ بالا سے الو کا مین گیان ماننے
ہوتا اور بہت کا پورا والا ہونا ایک وقت معلوم ہوتا ہے۔

سو ترنبت ۹۔ دشانت (تمثیل) سے یہی۔ جیسے۔ میر۔ آلا۔ پل۔ تنو۔

ایک صورت گول ولہ زین گر جیسا۔ تین میں میر سے بڑا۔ اولاد۔ اول سے بڑا بل سہ ماہی کر لیون
 کہا جاوے گا کہ بل سے چھوٹا۔ اولاد۔ اول سے چھوٹا ہے۔ غرض چھوٹا میں جہاں تک ختم۔ کہ اوس سے
 چھوٹا کوئی نہ ہو اور سکو الو کہتے۔ اور اول سے پاس سے جہاں تک او سکو کہتے کہا جاتا۔ یہ تعین تو سیر و پھیر
 اجرام میں ہوئی نزدیک برائی الو بعض غرضیں۔ ہے جو ادا ان کارن جس کے کہ ہے لہذا وہ نہ دیکھا جاسکتا ہے نہ
 کسی جو بار واد ہے۔ بہت شے ہو اور والی ہوتی اور اظہار آتا ہے

سو تیر نمبر ۱۲۔ الو میں اوت اور بہت میں بہت گنا نہ ہو بلکہ کم اور گنوں کے
 سمان ویا کہیا ت ہے۔ جیسے گن میں گن کرم میں کرم نہیں ہوتا قیسے الو میں اوت۔ بہت میں
 بہت نہیں ہوتا۔ یعنی اوت بہت کوئی خاص خاص شے نہیں۔ چوٹے سے چھوٹا وہ اوت اور اول سے
 چائے جہاں تک بڑا وہ بہت کہلاتا ہے۔

سو تیر نمبر ۱۵۔ کرموں سے رہت۔ کرم گنوں سے رہت گن ویا کہیا ہی رہت
 سو تیر نمبر ۱۶۔ اوت اور بہت۔ سے رہت کرم اور گن ویا کہیا ت ہے جو
 کرم اور گن میں چھوٹا ہی ویا کہیا ت کہ کرم اور گن میں غرضیں جو ادا ہی بڑا ہی حجم میں لیا جاتا ہے
 سو تیر نمبر ۱۷۔ اسی تیر کا سے ہر س اور دیگر گن ویا کہیا ت اس طرح کہ بڑا وہ کوئی
 سو تیر نمبر ۱۸۔ انت میں انت ہے۔ ۱۵ نمبر۔ انت میں انت ہے۔ اسی

طرح جو بڑا وہ کہ لار وال نہیں ہو سکتا اور جو لار وال وہ لار وال کہ لار وال نہیں ہو سکتا
 کوٹ۔ اس سو تیر کی شرح میں اجا رہا ہے عقیدہ کو لکھے میں کہ لار جاز یہ جو باجون غماص کو
 لار وال کہتے او میں سے خاک پال لگ ہوا چاروں غماص کے اوت اور اوت کے گن میں تاہر۔ بوجہ والہ
 کرے۔ اس۔ اور باجون غماص اس صورت بذات خود میں تو یہاں تک کہ ادا ان کارن کے
 روال ہو باجون غماص گن شہ اور باجون غماص سے غرضیں جو لکھے کے اس کے ادا ان کارن
 میں اور لکھے۔ جو اور لکھے کو ہی لار وال کہتے اس طرح کہ لکھے۔ تاہر۔ بوجہ والہ
 کہ لکھے عقیدہ میں تیر میں سے لکھے لار وال میں لکھے لکھے۔ بوجہ والہ

رس۔ گندہ گن اور گنوں کے اباؤ سے ایکتا۔ بھن پدارتھ سے
چاروں غماؤ کا ایک ایک شے جو علیحدہ امر ہے لیکن اون چاروں غماؤ والے وہ چاروں گن۔
اکاس۔ دسا۔ اور گل بن این بن۔

سو تر نمبر ۲۔ تیسے ہی پر تھکت ہے اویسی طرح جو جہر شے ہو چکے اور کا علیحدہ ہونا اور علیحدہ
سو تر نمبر ۳۔ ایک۔ و ایک پر تھکت بن۔ ایک ایک تھکت کا اباؤ۔ الوت
و مہت کے سمان ویا کیا ت ہے۔ جسے کم کم۔ اور زیادہ زیادہ نہیں تیسے ایک
ایک ہی ہے اور حقد ایک سے زیادہ تعداد متعدد وہ متعدد ہی ہے کہ ایک متعدد اور متعدد کو ایک
سو تر نمبر ۴۔ کرم اور گنوں کی سنگینا رت ہو تیسے سب بن ایک بھن تے
قل۔ بن مہات بن مہن۔ بن مہن۔ وہ شے تھن نہ او مہن کوئی تعداد سے خلقت والی تعداد ہوئی ہے
سو تر نمبر ۵۔ وہ پراست ہے۔ اور لیا کہنا کہ ایک گن ایک کرم۔ غلطی ہو یا راتر تھتی
غلط فہمی سے ہے۔

سو تر نمبر ۶۔ ایک کے اباؤ و سبکت بھن تے۔ ایک کتہ اور جو ایک ہی بنیو کا نام
بھکت۔ گنوں کا نام ہے۔ جو کتہ و کتہ ہے اسلئے دو کے مقابل میں کرم اور گن گنوں بن۔
سو تر نمبر ۷۔ کاریہ۔ کارن میں ایک اور ایک تھکت ہو تیسے ایک اور
ایک پر تھکت بن تے۔ جو کتہ اباؤ و مافو کو ایک اور یہ ونا مافو کو ایک بھکت
کتے بنیو کاریہ کارن بن ایک مہن بنی وہ اباؤ مہن با مہن دو تھکتے سب سے مگر کارن سب اور
کاریہ اباؤ بن جو سب کے اور دو تھکتے دہم جدا گانہ مہن اسلئے دھو مہن نہ پوری کیا ہے
نہ پوری علیحدگی ہے۔

سو تر نمبر ۸۔ ایشیوں کا ویا کیا ت کیا ہے۔ گدا مہن رہے کہ بار والی سبب
کے تھے اس ادیا مہن کی گئی تھکت اور اجا رہے جو کاریہ کا کتہ اباؤ مہن اور کاریہ مہن
تھکت مہن ہے۔ اور کاریہ مہن تھکت مہن۔ اگر کارن روپ سوٹ اور کاریہ روپ کتہ

میں بید ہوتا تو دو لڑکے وقت پیدا ہو جوتے۔ سوت پہلے اور کڑا پیچھے پیدا ہو جوتا
دست پڑھنوں کے کارن کاریہ گاہ پر رنگ نہیں ہے۔

سو تر نمبر ۹۔ اینہ کے کرم سے اُت پُن۔ دونوں کے کرم سے اُت پُن اور
ڈ سنجوگ اُت پُن میں طح سنجوگ ہوتا

جوشے ابتداء سے ملی جنوں بید میں کسی وقت میں اسکا نام سنجوگ اتفاق سے جسکی تین قسم ہیں
اور جب وہ پہر علیحدہ ہو جاویں اسکو بہاگ اتفاق کہتے ہیں۔

یہاں۔ جیسے درخت پر آم میٹھا یہ دوسرے کے فصل سے اتفاق ہوا۔ اور جیسے جالوز اور لیا اتفاق ہوا
دوسرا۔ جو دونوں کے فصل سے ہو جیسے دو پہلوان پسین اگر بڑے اور پہر علیحدہ ہو گئے۔

بشر۔ تھوڑے لاپے پورا لاپ جیسے۔ برتن کے کسی حصہ سے لگ کا سنجوگ ہوا مگر وہ تمام ہر جن
معا شیا اول بانی وغیرہ کے جو برتن میں بہا ہوا گرم ہو جاتا۔ اور جب وہ لگ علیحدہ ہوئی یا بجھ گئی پہر
سبب ان نہ ہندا ہو جاتا اس سو تر کا نتیجہ یہ کہ۔ استیادینوی کارن کاریہ روپے اکاس کا سیندھ
لنا بعد کا ہر قسم اقسام بالا میں سے نہیں وہ اتفاق ابتدائی و دائمی بے زوال ہے۔ اور انکا اتفاق

بہی نہ ہو گا نہ سے پہلے کسی اتفاق ہوا۔

سو تر نمبر ۱۰۔ اسی پر کار سے بہاگ و اکیات سے۔ جن اتفاق کے اتفاق ہے دونوں
کی تیشل اور کچی گئی۔

سو تر نمبر ۱۱۔ سنجوگ بہاگ میں سنجوگ اور بہاگ کا ابا و۔ انو و ہت کے
سمان و یا کیات ہے۔ جیسے۔ جوئے کو بڑا بڑے کو چوٹ نہیں کہہ سکتے یہ اتفاق

تفاق۔ اتفاق کو اتفاق نہیں کہہ سکتے ہیں۔

سو تر نمبر ۱۲۔ کرموں سے رست کرم۔ گنوں سے رست گن۔ انو و ہت

کی سمان میں۔ جوئے بڑے کی مثال سے۔ کرم کرم گن۔ گن نہیں ہے۔

سو تر نمبر ۱۳۔ پر ستر جنوں کے سیدہ کے ابا و سے کاریہ کارن میں سنجوگ

سو ترنمبر ۲۵۔ گون سے ریت گن سے۔ پونا گن میں گن زمین ہوتا ہے من گن ہوتا
اسی طرح پونا کوئی شے نہیں کہ۔ دشا۔ اور کال کے گن ہیں۔

سو ترنمبر ۲۶۔ جس سے کاریہ۔ کارن کا یہ گیان ہوتا کہ اسمین بھی ہے وہ ہوا ہی
جگا سنبند ہمیشہ رہتا کہی علیحدہ نہیں ہوتا ایسے دیش بندہ کا نام ہوا، ہے۔ اس طرح اس عام محبت کا نتیجہ
ہیکہ۔ دروین کر اور گن۔ اکاس میں بندہ۔ آتا میں گیان۔ خوشی سنبند والا ہوا،۔ ناوی اسلی سے
اور وہ کہی علیحدہ نہ ہو گا اور لازوال ہے۔ سنجی نہیں نہ باروال ہے۔

سو ترنمبر ۲۷۔ دروت اور گنت کا پرتی شید ہوا کی سمان وکیات ہے۔ بیا کس طرح
سموا ہی بندہ کا بلکش شے ہوتے نہ رو سے مگن یعنی سموا شے سے نہ وصف۔

سو ترنمبر ۲۸۔ اوسکا ایک ناہاوی ویا کیات ہے۔ بیا کے مطابق سموا کا ہونا۔ تمام سموا، سبت
پیار ہونا کے گیان کا کال۔ سب اشیا کے علم ہونیکا باعث ہوتا ہے۔

اسھوان ادھیاء اور اوسکا پہلا شمع ہوا

سو ترنمبر ۲۹۔ دروین ویا کیان کہا گیا ہے۔ جو کہ یہ ادھیاء میں جہاں۔ آتا اور دروین ویا
ہو اس میں کہا گیا ہے کہ آتا اور دروین ویا دروین ویا کو حسات نہیں کہ عقل سے پہچانی جاتی ہیں
گر وہ عقل کا عقل نہیں ہوا ایسے اسل ادھیاء میں عقل کا شرح بیان ہے۔ یہ طلب سے دور ہے۔
سو ترنمبر ۳۰۔ تین آتا اور دروین ویا کیان میں سے پہلے ادھیاء میں جو۔ دروین ویا بیان ہوا اور
دروین میں سے۔ آتا اور دروین ویا میں تین ادھیاء میں حسات اور کو نہیں سمجھا لیتے ہیں۔

سو ترنمبر ۳۱۔ گیان کر بن کر نہیں گیان تپت ہو سکی بدھ لگتی تپت ہوا پہلے جس کے اشارہ سے
سو ترنمبر ۳۲۔ گیان پہلے ہونا کہ طریق بیان ہوا کہ آتا۔ اندر۔ اور اندر کے ارہ کے سکرش سے پیدا ہوا گیان
جو ہوا۔ اور اس جو کہ گیان ہے علیحدہ تپت رہتا کہ گیان علیحدہ ہی جیانی دی سچا گیان آتا کے گیان کا سموا
کارن۔ اور آتا کی سچا کارن اور وہ نہیں لگتی ننگان ہے۔

سو ترنمبر ۳۳۔ سکرش کی پرت ہوتے گن کہ کہ گیان کی سکرش کارن ہوتے

انہوں اور انہوں کا بیان دروکی جو بوجی عدم، بوجی و جولو حالت میں دروے ہوا جیسے کافی خوشبو۔

سو تیر نمبر ۱۰۔ سماں اور شیش میں سائینہ اور شیش کی اہاوس و اسی دروکی گمان
ہوتا ہے۔ ہمتی ہذا کوئی شے کہ زیادہ ہنر و ہمت دروکی شیش مانا طائی دروکی شیش کو زیادہ
ہے یا نہ دروے قسم کے اشیاء میں او کی ہم جنس و غیر جنسی سے کراسے تیز نقل سے ہوتی۔

سو تیر نمبر ۱۱۔ دروے گن اور کرم و ہنر سماں اور شیش کی ایک شیا والا گمان ہوتا ہے۔ ہمتی
نشانات ہذا کا نام سائینہ ہے اور شیش کے ہمتی نشانات کہ چنانچہ ہمتی میں کہ نشانات حینہ اور اوٹا تیر گمان و علم
ہمتی ثابت ہوتا ہے (نشان) شیش ہے۔ یہ نشان شیش کا گن صفت ہے۔ فلان صلی و اور یہ بہت حلقہ عقل کے ہیں

سو تیر نمبر ۱۲۔ دروے گن اور کرم و ہنر۔ گن۔ کرم کی ایک شیا کریم والا گمان ہوتا ہے۔ شیش کی شیش
ہونا۔ شے کے گن اور کرم معلوم ہونے سے ہذا عقل کے علم ہوتا۔ جیسے کیسے کہا کہ گن والی سفید، جارحی
لوگن میں گنا ہے۔ سفید رنگ اور سکا گن ہر جاری ہے اور سکا کرم ہے۔

سو تیر نمبر ۱۳۔ گن اور کرم و ہنر۔ گن۔ کرم کے اہاوس سے گن کی ایک شیا کریم والا گمان ہوتا ہے
یا اسی ہے کہ گن میں گن کرم میں کرم ہنر سے گن۔ گن کرم کے کرم صحت کر گن کی ضرورت نہیں ہے۔
سو تیر نمبر ۱۴۔ سوا کا سفید روایت سفید ہو گیا ہے سو سفیدی میں گمان ہوتا ہے سو تیر نمبر ۱۵۔

کارن روپ ہنر۔ جیسے ہنر کی نسبت کہا کہ سفید، جو اسی گمان ہنر کا سبب ہے جی گن اور سفیدی زیادہ کا معلوم ہوتا ہے
سو تیر نمبر ۱۶۔ ۱۱۔ دروے گن و ہنر گمان ہوا وہ ایک ہنر کا گمان ہنر ہوتا۔ اور گن
آدہ ہنر کا کرم کارنوں کے ایک تہ یکساں ہونے سے اور کارنوں کے کرم ہوتا

ہے۔ کارن کا یہ کے اہاوس ہنر ہوتا۔ دروے سو تیر نمبر ۱۷۔ ۱۱ کے یکساں ہمتی گمان ہنر
اگر آیا ہوتا رہا کہ ایک شے ایک سات متحد و اخیا پہنٹ پٹ وغیرہ جدا گانہ انواع نوع ہنر کے جو سات ہون
اوٹا اور اک ہو جائے چنانچہ ایک کھنڈ کو اور اک کرنا اس بنا پر ہنر ہوتا کہ وہ انواع نوع کے جدا گانہ اشیاء ایک ہنر کو

کارن کا یہ ہون بلکہ ہنر کا کارن جو جدا گانہ ہوتا اور جدا گانہ کارنوں کے اوکے عقل ہنر کو ہے ہوا ایک ہنر
اور جس کو شے کے کارن کا اور اک ہنر اوکے تنو یک گدا گدا ایک ہے۔ فقط

چنانچہ گہٹ پٹ و غیرہ چیزیں استیاء و تنبیہی ابتداء میں موجود نہ تھے بلکہ اول قسم کے اجسام و احرام کو کئے بعد
گہٹ پٹ و غیرہ البتہ تمام استیاء و تنبیہی کر لیا اور ان فعل و اوصاف والی اونیہ میں یا پھونکے غصے سے ہی کاؤٹین
بھی دبی گل سے کہ کسی یکن کوئی ایک غصہ زیادہ اور باقی چار غصہ کم کم میں اور زیادہ غصہ والے کے نام کو اسکا
نام مسموم ہونا وہی زیادہ غصہ کا یا مفت میں زیادہ ہوتی سے لہذا یہ سیٹ گہٹ میں کہ استیاء و تنبیہی کا
سو تر تیرہ۔ ست استیاء پہ چاہا ستے۔ وہ سیٹ گہٹ استیاء جو ست معلوم ہوتے
دبی ست سیٹ پہ چاہا ستے این اس بنا پر پیدا ہونے کا یہ ہونا لازمی ہے۔

سو تر تیرہ۔ گہٹ یا دیگر گہٹ کے سیٹوں کے ایسا سو استیاء جو ست سیٹ میں پیدا تھے ہر
ست میں فعل و اوصاف اور اس میں جس میں فعل و اوصاف اور اس میں اس میں اس سے ست علیحدہ
جیسے گہٹ پٹ وغیرہ۔ الم استیاء و تنبیہی میں مفت یا تنبیہی کے موجود۔ اوکو کھینکے گہٹ۔ اور مثلاً گہٹ
پوش گہٹ۔ پٹ پہ گہٹ یا تنبیہی میں اوکو کا فعل و اوصاف نہ ہونے سے اوکو دے نہ کھینکے۔ اوکی یا اوکی
و دھند سے ہوتی۔ نہ تیرہ تیرہ سے اپنے سیٹ یا سیٹ پہ چاہا ستیاء و تنبیہی میں حوادث ضربت وغیرہ ہوتے۔

سو تر تیرہ۔ ست استیاء پہ چاہا ستے۔ ست استیاء کے دو اصل سو تر تیرہ و ست میں کہ
یہ تیرہ اول سے کہ ست استیاء پہ چاہا ستے جیسے پنج یا پھونکے غصہ کے خاک۔ پانی۔ آگ تین غصہ موت
ورنگ لے میں یا سیٹ پہ چاہا ستیاء میں ایک پہ چاہا ستیاء پران کے عقیدہ پر ہیں وہ ان غصوں کو ست کھینکے
اور باقی چار غصہ غصہ پہ چاہا ستیاء۔ بے صورت بے رنگ لے میں اوکو و اجار ست نہا نیلے گہٹ اوکو
اونکے کم اور گہٹ میں یا تنبیہی نظر آئے تاہم ان ست چار و خاکو۔ ست نہ کھینکے نیو تیرہ ست پیدا تھے
دو لو طرح کا ہوتا روٹ یا تنبیہی اور نظر آئے بے روٹ یا تنبیہی جو نظر نہ آوے

سو تر تیرہ۔ چار اس سے او استیاء وہ خاص سے۔ ان ہر سے اقام سے سوا جو کوئی
چوتھے قسم کا استیاء واقعی استیاء سے نہ ہو۔ ہر زمانہ میں نہ ہوتا نہ ہوتا ہے نہ ہوتا نہ ہوتا ہے
جیسے آٹا کا ماس۔ گہٹ میں گہٹ۔ کم میں کم۔ گہٹ میں گہٹ وغیرہ رنگ پہ چاہا ستیاء ہوتا خاک میں پانی ہوتا
پانی میں گہٹ۔ گہٹ میں خاک پانی ہوتا وغیرہ وغیرہ نام۔ اثبتت امرا و افیور چکی ممدوی سے اور دبی

یہ سمجھا ہے۔ ایسا گیان ہونا لنگ گیان ہے۔ اس لوہین اہم سیا کے پہلے حصین پریشکس برہان کی اقسام بیان کر کے آتما کا پریشکس لفظ آنا کہا۔ مگر پریشکس کیلئے الوان برہان کا ہی ہونا چاہئے۔ اس لئے جو لفظ آتا ہے اس کے نشان کا بھی الوان ہونا لازمی ہے کہ اصلی علامتوں میں یہ دہی ہے۔ یا دوسری اور علامت جو پیٹے اس کے بجا کوئی دوسرا لفظ آتا ہے۔ اس لئے اس دوسرے حصین الوان برہان کی اقسام اور الوان سے بھی آتما کا پریشکس صحیح سمجھنا کہتے ہیں کہ سبب اسباب۔ اتفاق۔ نفاق۔ واسطے و قوتیں۔ یہ لفظ کہا جاتا ہے جس سے وہ معلوم ہوتا اور اس کا نشان دیا جاتا وہ الوان گیان سے گویا یہ لفظ گیان کا نشان ہے۔

سو ترجمہ ۲۔ اس کا یہ اور کار گیان کا سببہ اولیو سے ہوتا ہے۔ اس کا یہ یعنی اس کی ایک دو حصے میں سببہ ہے، ایسا گیان۔ اور کار کاران کے سببہ کا گیان پہلے غصو سے ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ قیاسی ثبوت دو قسم کا ہوتا۔ یعنی ایک سببہ نسبت۔ اس میں الوان اپنی علامت کہی جاتی ہے۔ اور دوسرا کسی دوسرے کا نشان دینا۔ اس کا کوئی بے غصو تشیلا نشان دیا جاتا ہے کیونکہ تشبہ طعام شاد و نادر۔ اور عموماً تشبہ ناقص ہی ہوتی ہیں اس لئے تشبہ ناقص میں جب کو نشان دیا جاتا ہو اس کی مثال کسی دوسرے کے کسی شے بے غصو سے کہی جاتی ہے یا تشبہ میں ایک ایسی اصطلاح ہوتی جیسے کہا کہ فلان شخص شیر ہے۔ یا گڈا ہے تو طلبہ تشبہ کا نہیں کہہ کر وہ تشبہ میں شیر لگاتا ہے بلکہ شیر کہا تو اس کی قوت پر حمت سے مراد۔ اور گدہ یا گڈا تو سوتوفی سے اصطلاح ہے۔

اور اداہ دست یہی ہونا ہے۔ اگر ایسا کہ کہ یہ نہ ہواں الگ ہے اس کو ہواں ثابت ہوا اور جب الگ کہا کہ دھواں انہر رہا ہے تو الگ ہونا ثابت ہوا کہ دھواں کی جگہ خرداگ کی ہوتی ہے۔ اور کار یہ کاران تشبہ میں ایسا کہا جاتا کہ یہ گڈا اسی گڈا کے پریشکس میں تشبہ کی میں تہاں غلات کے سببہ کی کہیں سو ترجمہ ۱۔ اس تشبہ گیان دیا کیات ہے۔ سببہ پریشکس برہان کو پہلے حصین اور اوان برہان کو دوسرے حصہ ترجمہ ۲۔ میں کہا جیسے اس سوتوفی میں سببہ۔ شاید یہ برہان ثبوت کو کہتے ہیں کہ لنگ برہان۔ ہونا برہان بھی ثابت ہوا اصطلاح کہ کوس۔ فرنگ شاہتر میں

حب کا جو نام مندرج ہے اس کے کماؤنی نشان ہے کہ اسی نام سے دنیا میں اس کا استعمال ہوتا ہے
 مگر شے دو قسم کی ہوتی ایک یہ نظر آتی اور کمال تو نام حذرہ نقل لفظی و ظاہری استعمال ہوتا اور جو ظاہر نہیں
 جیسے مرگ۔ مرگ جو کثر ہائی۔ آئی وغیرہ۔ ایسے پونڈیہ و ہستیاہ میں وہ شے شہوت قابل اور لفظین
 کر کے یہ کہ ضرور صحیح ہے۔ انسان کی نسبت یہ کہنا کہ کہ وہ دنیا میں آئے اس کے لفظ میں۔ ایسا کہنا
 ہی غلط ہے۔ اور کوئی کہے کہ ہلو کہلاؤ اور تو کہلاؤ نہیں یا سکتے نہ وہ کہہ سکی کی طاقت رکھتا ہے
 سو ترنم ۶۔ **دھیت و اپدیش۔ لنگ بران۔ کرن۔** یہ پانچوں ایک ہی ارتہ
 والے ہیں۔ (وجہ)۔ (غظ)۔ (نشان)۔ (ثبوت)۔ (البتہ) ان سب کا ایک ہی مطلب ہے

سو ترنم ۵۔ اس کا یہ ہے۔ اس بدھ کی ایک شانجکت ہوئی ہے۔ جو کہ سب سے زیادہ
 ثبوت کے اقسام بہ تعداد چھ قسم کے وید میں جن نے ویدانت شاستر میں قائم کئے ہیں ان کے شاستر میں
 پریشکیش۔ الزمان۔ شاید۔ میں کو اصلی اور باقی۔ انہی ہی۔ اپان۔ ارتہا میں میں برالو کو الزمان پران
 ضمیمہ ۱۔ چنانچہ اپان ہی کے پہلے حصہ میں پریشکیش اور دوسرے حصہ میں۔ الزمان و شاید کو سو ترنم سے مراد
 تک میں اور اپان ہی کو اپان ہی کے پہلے حصہ کے سو ترنم۔ میں کہا گیا۔ چار قسم کے ثبوت کے اصول
 بیان ہو چکے۔ باقی اپان و ارتہا میں دو پرالو کو اس سو ترنم کے میں کہ اس کا یہ۔ اس کا یہ کہ اس کا یہ
 سنجکت ہوئی ہے۔ وہ دو لوان پران سمجھا جائے، دو لوان کی نشانات بہت ہیں، پانچوں طوائف و دولوں کی
 ایک یک تمیل مختصر لکھی جاتی ہے۔ (اپان پران) کسی کے کسی کو بتلایا کہ میں گا، رگو ساہو با کچھ فرق ہوتا
 چنانچہ جنگل میں اس پران سے اس کے مثل گلو کو پہچان رہا حال کہ پہلے ہی میں کیا تھا۔ ارتہا میں جیسے کسی
 عورت سے اپنے غم پر سے اس کے پر دینا جانے وقت کہا کہ تم جلو ہم ہیں و میں جملہ لینگے تو ارتہ سے لگا کہ عورت
 یہ بھلا کیا ہے کہ تمہارے مفارقت سے میں مر جاؤ گی۔

سو ترنم ۶۔ **آتما اور سن کے سنجوگ و شیش سی اور سنشکا سی سمرت ہوتی ہے**

سمرت کے۔ یاد۔ کے معنی میں۔ سی واد و دھرتی ہوتی۔ پہلے آتما اور سن کی درجہ غایت کے القہار سے زیادہ
 زیادہ القہار ہے حالت میں ہوتا۔ ۱۔ یاد کہ کھلنے کے عمل کا کیسورنا۔ ۲۔ زیادہ خاص علی امت۔ ۳۔ سمندر

سیان سے۔ ۴۔ ظاہر نظر آئیے۔ ۵۔ لفظ سے علی ۲ ہو جائیے۔ ۶۔ بر خلافی سے دو قسم پچھلے سنسکار سے
 وہ دو قسم کی ایک ہی دوسری ہوئی۔ سچی وہ کہ پہلے کبھی کسی کو دیکھا تھا اور سلیوہ۔ کبھی نہیں دیکھا اور پچھلی آتی
 چھان لیا۔ ہوئی وہ کہ سیان میں سانپ کو مار کر کے ڈرنا

سو ترنمبر۔ تیسے ہی سپن ہوتا ہے۔ اور نیند کو قسم سندرجہ بالا سے۔ سینا لفظ آتے ہیں چونکہ انتہہ
 رن کی درتی سن۔ تہہ۔ جہت۔ اسکا والی چار قسم کے ہی بدنیو جو خواب متعلق شکلب لکھتے ہفت
 لکھ۔ اور خواب متعلق۔ لیکن کرینگہ بدہ کے۔ اور متعلق اندیشہ کے وہ جہت کے متعلق انانیت وہ انکار
 کے ہیں۔ زرا بخیر خواب متعلق انکار کا ظاہری نشان ہی عالم ہو جاتا ہے۔ جیسے ایلام ہو جانا۔ یا خواب میں
 شمشک روئنی آواز سنا۔ اہمہ بالو پینا پینا شب پینا خانہ خارج ہو جانا وغیرہ۔ اور عموماً سب خواب
 بننا ہر سہ ناطہ کے تین قسم کے ہوتے۔ کہ خواب کے وقت جو غلط غالب ہوگا اسی غلط کے اشیاء
 ہونگے۔ اور جسکو پہلے کبھی نہیں دیکھا وہ پچھلے جنم کے سنسکار سے خواب میں دیکھا جاتا ہے۔

سو ترنمبر۔ تیسے ہی سپن میں ہو اکیال۔ خواب میں ہر بالو جو پچھلے جنم موجود ہیں دیکھ
 سنئے برتے ہوئے امور کے یاد سے اور غلط کے غلبہ سے پوتے سب ہوئے ہوتے۔ مگر جو پچھلے جنم کے سنسکار
 سے کوئی گمان والا خواب وہ سب ہوتا ہے۔ پچھلے خواب میں کبھی بیشکی حالت غیر نظر آتی اور آئندہ جب
 وہ موجود ہیں ہی ظہور ہوتا تب یاد سے پچھلے جانا تاکہ یہ ہی سے جسکو خواب میں دیکھا تھا۔ اور وہ بھی
 بری دو قسم کے تعبیر والے پہلے ہیں۔ جیسے۔ ۱۔ نتیجہ وغیرہ چڑھنا عروج کا سالانہ رہنا اچھو بہن کہانا۔ تاکہ
 یاد لو تا خواہ سادہ ہوا تاکہ روشن پچھلے اوتیل وغیرہ میں رہنا۔ گدھا وغیرہ پڑھنا پچھلے جنم میں نفسنا وغیرہ فاقہ کشی و اسکت
 سو ترنمبر۔ دہم سے اور ادہم سے۔ ۱۔ پچھلے خواب سب بالو ایسے۔ اچھو تعبیر والے دہم کے سنسکار اور ترنمبر

تعبیر والے دہم کے سنسکار بیشکی نظر آتے ہیں اور وہ پچھلے جنم کے دہم اور دہم بہن یا جسم موجودہ کے
 سو ترنمبر۔ اندر لکھو کو دوسرے سنسکار کو دوش سوا دیا سوتی ہو جو لکھو کو دوسرے
 وہ حسوسات کی تعبیرات مخصوصات ہیں تہہ پوتے۔ جیسے آنکھ میں سوداوی غلط غالب ہوئی سفید رنگ کا رنگ
 نظر آتا ہے کھل باوریا یک بھارتی دور کی پیرچہ میں لکھو کو ایک شکر کی دو لپٹاں یا جیسے سپ پچھلے جنم

سو ترغیر ۱۱۔ وہ ڈسٹ گیان۔ جسے۔ وہ جو گیان ناقص ہے اور چار قسم کا تھا۔ ۱۔
شیر اقصاء۔ جو غیب اور معلوم ہونا۔ ۲۔ شیر ناجح معلوم ہے ہونا کہ کیا ہے۔ ۳۔ سبنا۔

سو ترغیر ۱۲۔ وہ ڈسٹ گیان جھٹکنے والا ہے۔ ناقص گیان ہے جو بالاکے تھا گیان کا نام دیا
علم ہے جو یہ قسم کے ثبوت سے ثابت ہوتا اور اس میں بھلہ چاروں لائنوں میں صدمہ کے کوئی نقش نہیں ہوتا
سو ترغیر ۱۳۔ ریشیون۔ اور سندہ پشیر نکو پشیر اینی و ہرم سر گیان ہوتا۔ اور اس
گیان نے ان کو ہر زمانہ کے حال معلوم ہونے میں

دسواں اور سوا اور اس کا بھلا حصہ روح ہوتا
سو ترغیر ۱۴۔ اشٹ اور اشٹ کا ریونیکے و شیش سر اور مرودہ و شکوہ کے دونوں کی
کھینچا ہے۔ اگرچہ ایک نل سے ایک قلب میں شکوہ کہ دو پیدائیں جوتے لیکن جس فعل کا نتیجہ ہونا
اور جسے شکوہ اور جکا پڑانا اس سے دکھ مانا جاتا ہے۔

سو ترغیر ۱۵۔ سننے و نہرنے کے انتہر گت ہونا بھی گیا لشیہ کھینچ ہونے میں
گیان کے منی جاننے کے ہیں وہ جانتا دو قسم کا۔ جانتے سے شک پیدا ہونا۔ جانتے سے شک رفع و یقین
پیدا ہونا لیکن اس سے شکوہ پیدا نہیں ہوتا اسلئے گیان، شے دیگر اور شکوہ شے دیگر ہے۔

سو ترغیر ۱۶۔ انکی اپت پر تکیش و الزام سے ہوتی ہے۔ سننے اور نہرنے کی
پیدائش ظاہری اور قیاس ثبوت سے ہوتی اور شکوہ کہ نظامی ثبوت سے قیاس سے بلکہ اشٹ ہوتا
سو ترغیر ۱۷۔ ہوا اچھیر بھی۔ ہوا فنا صیغہ زمانہ نامی کا ہے۔ چنانچہ گیان کے متعلق ہمیشہ عوامانہ
نامی اور کسی حال مستقبل کا رہتا۔ اور شکوہ کہ تعلق زمانہ حال سے رہتا زمانہ نامی و مستقبل و غیب ہوتا ہے
ہی گیان شے دیگر اور شکوہ شے دیگر ہے۔

سو ترغیر ۱۸۔ ہونے بھی کار کا گیان ہونے سے اشٹ و اشٹ معلوم ہے بھی
شکوہ کو شکوہ اور شکوہ کو شکوہ نہانا جادو بھی شکوہ کہ عائد نہیں ہوتا۔ اس کے لیا سر ہوتا
سو ترغیر ۱۹۔ ایکارہ سمبار کارن جھنکارن ہوا و نہیں کہات ہونے

کارن تاسے۔ کرم اور روپ دونوں کا اصول بابت سمجھنا کارن کے کیسان ہے۔
 سو تیر نمبر ۶۔ کارن میں سموا سے پٹ کا سٹونٹ سموا کارن ہو سٹونٹ
 سبب میں چند سبب شامل ہوئیے۔ کپڑا وغیرہ اشیاء کا سٹونٹ ظہور اشیاء کے شالال یا شعلہ کے
 ساتھ مدد نشانات شامل ہوئیے۔ سموا کارن قسم دوم بلا شکرت غیر سے والا سبب ہے۔

سو تیر نمبر ۷۔ کارن کے کارن سموا سے بھی۔ بعض موقع پر ایسا ہوتا کہ کارنوں کے سٹونٹ
 سے استہول پہاں والے کاری ہو جاتے ہیں مگر وہ باہم لے ہوں۔ جیسے روپی کا ذخیرہ کہ مدی کا ذخیرہ
 چاہے جبکہ ریٹا ہوا اسکے چہوٹے سے چہوٹے حصہ میں رہی ہو۔ یہ کسی اور شے کے شال بھی
 اوستہ دیکھا استہول نہیں ہوا اور مدد ملی کے ہے۔ چہوٹے چہوٹے رومان شال ہو جائیے وہ استہول
 بہاری یوحید اور پری صورت والا کہلاتا ہے۔

سو تیر نمبر ۸۔ سٹونٹ سموا، سو اگن کاوشیت گن منٹ کارن ہے
 جو شے اگ میں دگنی اور اوس میں اگ کی گرمی سے جو چند قسم کے رنگ نمایان ہوتے ہیں
 سموا سببہ شالانی تعلق، کہا جاتا۔ پس ان رنگوں کے ظاہر ہونے میں اگ کی گرمی منٹ
 ہے کہ جس گرمی کے وجہ سے وہ رنگ نمایان ہوتے۔

سو تیر نمبر ۹۔ درشتون کا اور درشت سیرلو جنوں کا پیرلوگ ورنٹ

منوئیے سرگ کی پیراہیتی یا اتما کا گیان اودی پیرلوگ
 جو نیک اعمال جہنم وید کے اوکا مٹھو از روئے شامٹو کو کے پدیش سے لیتی ہے کہ ضرور میگا مٹھو مٹھو
 اگلاپ نہیں کہ جسم موجودہ میں وہ مٹھو اپنے آگن ہے دیکھ لیا جاوے تو سمجھنا چاہئے کہ وہ مٹھو یا تو تنہا
 سرگ کے ہے کہ جسم موجودہ کے بعد کی وقت دوتاؤن کا جسم یا کہ سرگ کے عیش و عشرت
 میں گین اور اوس کے میاؤنٹ سرگ پھل ہو گے جاوینگے بعد میاؤن کے پیراسی دنیا میں واپس آنا ہوگا
 یا وہ مٹھو متعلق آخر گیان کے ہے کہ جبکہ بدولت بدیہ مکت فوراً ہوگی کہ جسم موجودہ کے اور کپڑ کوئی
 دوسرا جسم کی قسم نہ کہ نہ میگا فوراً مرنے وقت ہی۔ غنا اور پیر کرتی کے ست۔ یہ تمام گونگا

